بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ

انٹری ٹیسٹ اور تدریسی امتحان دینے والے طلبہ کے لیے انمول تحفہ

ھدایۃ النحو

سوال (1) : ھدایۃ النحو کے مصنف کا نام بتائیں ؟

جواب : ھدایۃ النحو کے مصنف کا نام ابو حیان سراج الدین عثمان چشتی علیہ الرحمہ ہے
– (ہدایۃ النحو ص 1)

سوال (2) : علم نحو کی تعریف ، موضوع اور غرض وغایت بتائیں ؟

جواب : علم نحو کی تعریف :- ایسے قواعد کا نام جن کے ذریعے اسم ، فعل اورحرف کے آخر کے احوال اور ان کو آپس میں ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع : علم نحو کا موضوع کلمہ اور کام ہے۔

علم نحو کی غرض : قرآن و سنت کا فہم اورعربی زبان میں غلطی سے بچنا۔
(خلاصۃ النحو ص 5)

سوال (3) : معرفہ و نکرہ کی تعریف مع مثال بیان کریں اور اسم معرفہ کی اقسام بھی بتائیں ؟

جواب : معرفہ و نکرہ کی تعریف

جس اسم سے معین چیز سمجھی جائے اسے معرفہ کہتے ہیں : زید

اور جس اسم سے معین چیز نہ سمجھی جائے اسے نکرہ کہتے ہیں: حجر

معرفه کی اقسام

1- اسم ضمیر: وہ اسم جو تکلم مخاطب یانات پر دلالت کرے: أنا، أنت، ھو

2- اسم علم : وہ اسم جو کسی شخص یا کسی جگہ یا کسی چیز کا خاص نام نام ہو: بکر ، مکہ

3- اسم اشارہ: وہ اسم جس سے کسی کی طرف اشارہ کیا جائے: ھذا، ھذہ ، ذلك وغیرہ

4 - اسم موصول : ھو اسم جو بعد والے جملے سے ملکر کسی جملے کا جزء بنتا ہے۔ الذي، التي وغیرہ

5 - معزف باللام وہ با اسم جس کے شروع میں الف لام ہو: الکتاب

6 - معزف بالإضافة : وہ جو معرفہ کی طرف مضاف ہو: قلم زید

7- معرف بالنداء : وہ اسم جس کے شروع میں حرف نداء ہو: یا رجل
(خلاصۃ النحو ص 11)

سوال (4) : مونث حقیقی اور مونث لفظی کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب : جس مؤنث کے مقابل میں نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں : مرآۃ ، اور جس مؤنث کے مقابل میں نر جاندار نہ ہو اسے مؤنث لفظی کہتے ہیں : ورقۃ
(خلاصۃ النحو ص 13)

سوال (5) : کلمہ اور ان کی اور انکی اقسام کی تعریف مع مثال بتائیں ؟

جواب : اکیلے موضوع لفظ کو کلمہ کہتے ہیں : جملہ

کلمہ کی تین قسمیں ہیں :

(1) اسم : جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے اسے اسم کہتے ہیں : قلم

(2) فعل : جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے اسے فعل کہتے ہیں : سار

(3) حرف : اور جو اکیلا اپنا معنی ظاہر نہ کرے اسے حرف کہتے ہیں : من ، الی
(خلاصۃ النحو ص 9)

سوال (6) : جمع سالم کی اقسام بتائیں نیز جمع قلت کے اوزان بتائیں ؟

جواب : جو جمع واحد کے آخر میں واو اور نون ، یا یاء اور نون بڑھاکر بنائی گئی ہو اسے جمع مزکر سالم کہتے ہیں : صالحون ، صالحین ، اور جو جمع واحد کے آخر میں الف اور تاء بڑھاکر بنائی گئی ہو اسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں : صالحاتٌ ، صالحاتٍ اور جمع قلت کے اوزان یہ ہیں :- افعالٌ ، فِعلۃٌ ، افعُلٌ ، افعِلَۃٌ ، جنع مزکر سالم ، جمع مؤنث سالم (خلاصۃ النحو ص 15)

سوال (7) : مرکب اضافی و مرکب توصیفی میں فرق بیان کریں ؟

جواب : جس مرکب ناقص میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو اسے مرکب اضافی کہتے ہیں: رسول اللہ اور جس مرکب ناقص کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت (اچھائی برائی وغیرہ) بیان کرے سے مرکب توصیفی کہتے ہیں: رجل صالح، رجل

قایق، حجر اسود (خلاصۃ النحو ص
(20-18

سوال (8) : فعل کو مؤنث یا مزکر لانے کی صورتیں بیان کریں ؟ / فاعل یا نائب فاعل مؤنث لفظی ہو یا اسم جمع ہو یا جمع مکسر ہوتو فعل کو کس طرح لیکر آتے ہیں ؟

جواب : فاعل یا نائب فاعل مؤنث لفظی ہو یا اسم جمع ہو یا جمع مکسر ہوتو فعل کو مزکر اور مونث دونوں طرح لا سکتے ہیں: طلع شمس، نصر قوم، جاءَ رجال-
(خلاصۃ النحو ص 23)

سوال (9) : جملہ خبریہ و انشائیہ کی تعریف مع امثلہ لکھیں اور جملہ انشائیہ کی اقسام بیان کریں ؟

جواب : جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں : زید عالم

اور جس جملے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں : من ھو

:جملہ انشائیہ کی اقسام

امر: وو جملہ جس میں کسی کام کا حکم دیا گیا ہو : أنضر

نہی : وہ عمل جس میں کسی کام سے روکا گیا ہو: لا تکفر

استفہام: وہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو: أجاء ترید؟

تمنی : وہ جملہ جس میں کوئی آرزو کی گئی ہو: لیت زیدا فاز

ترجی : وہ جملہ جس میں کوئی امید کی گئی ہو: لعل زیدا جاء

.عقود : وہ جملے جن سے کوئی عشر کیا جائے: بعت، نکحت

.قسم : وہ جملہ جس میں قسم کھائی گئی ہو : أحلف باللہ

دعا: وہ جملہ جس میں دعا کی گئی ہو : یرحمنا اللہ
(خلاصۃ النحو ص 28)

سوال (10) : شبہ جملہ کون کون سے ہیں / جار مجرور کو کن کن چیزوں سے متعلق بنایا جا سکتا ہیں؟

جواب : شبہ فعل یہ ہیں : اسم فاعل ، اسم مفعول ، صفت مشبہ ، اسم تفضیل ، مصدر
(خلاصۃ النحو ص 30)

سوال (11) : مبنی الاصل کیا کیا ہیں نیز یہ مشابہ مبنی الاصل (اسم متمکن) کی اقسام بتائیں ؟

جواب : مبنی الاصل یہ ہیں - فعل ماضی ، فعل امر ، تمام حروف

مشابہ مبنی الاصل (اسم غیر متمکن) کی اقسام :-

اسم ضمیر , اسم اشارہ ، اسم موصول ، اسم استفہام ، اسم شرط ، اسم ظرف ، اسم کنایہ ، اسم فعل (خلاصۃ النحو ص 35)

سوال (12) : ضمیر کی اقسام لکھیے ؟

جواب : .ضمیر مرفوع متصل ، ضمیر مرفوع منفصل ، ضمیر منصوب متصل ، ضمیر منصوب منفصل ، ضمیر مجرور متصل

(خلاصۃ النحو ص 37)

سوال (13) : اسم اشارہ کی تعریف مع اقسام بیان کریں ؟

جواب : چو اسم مبصر (نظر آنے والی) چیز کی طرف اشارے کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے اسم اشارہ کہتے ہیں: هذا، ذلك وغیرہ۔

اسم اشارہ کی اقسام :

اسم اشارہ للقریب : یعنی وہ اسم اشارہ جسے مشار الیہ قریب کے لیے وضع کیا گیا ہے ۔ جیسے: هذا، هذه وغیرہ

اسم اشارہ للبعید : وہ اسم اشارہ جسے مشار الیہ بعید کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جییے: ذلک، تلک وغیرہ

(خلاصۃ النحو ص 40)

سوال (14) : اسم موصول کی تعریف بیان فرمائیں ؟

جواب : جو اسم بعد والے جملے سے مل کر کلام کا جزء بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں : جاء الذی نصر (خلاصۃ النحو ص43)

سوال (15) : اسمائے استفہام کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں کہ اسمائے استفہام کون کون سے ہیں ؟

جواب : جس اسم کے زریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اسے اسمائے استفہام کہتے ہیں : کیف حالک ؟ اسمائے استفہام یہ ہیں :

من ، ما ، متی ، ماذا ، ای ، ایۃ ، این ، ایان ، انی ، کم ، کیف
(خلاصۃ النحو ص 45)

سوال (16) : اسمائے شرط کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں کہ اسمائے شرط کون کون سے ہیں ؟

جواب : جو اسم دو جملوں پر داخل ہوکر یہ ظاہر کرے کہ پہلا جملہ دوسرے کا سبب ہے ، اسے اسم شرط کہتے ہیں ، اسمائے شرط درج ذیل ہیں

من ، ما ، متی ، مهما ، ای ، این ، اذا ، اذما ، انی ، حیثما ، کیفما
(خلاصۃ النحو ص 47)

سوال (17) : اسم ظرف اور اسکی اقسام کی تعریف بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ ظرو ف مبنیہ کون کون سے ہیں ؟

جواب : جو اسم وقت یا جگہ ظاہر کرے اسے اسم ظرف کہتے ہیں : متی ، این

اسم ظرف کی تقسیم :

وقت یا جگہ ظاہر کرنے کے لحاظ سے اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں : ظرف زمان ، ظرف مکان

جو اسم ظرف وقت ظاہر کرے اسے ظرف زمان کہتے ہیں : متی ، بعد ، اور جو اسم ظرف جگہ ظاہر کرے اسے ظرف مکان کہتے ہیں : این ، تحت
(خلاصۃ النحو ص
(49

سوال (18) : اسم معرب کی وجوہ اعراب بیان کریں ؟

جواب : (1-3) مفرد منصرف صحیح ، قائم مقام صحیح ، جمع مکسر منصرف

انکی حالت رفعی ضمہ سے ، حالت نصبی فتحہ سے ، حالت جری کسرہ سے آتی ہے

مفرد منصرف صحیح : جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ، رَأَیْتُ زَیْداً مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

قائم مقام صحیح : جاء دَلْوٌ ، رائت دلْواً ، بمررت بدلْوٍ

جمع مکسر منصرف : جاء رِجَالٌ ، رائت رِجَالاً ، مررت برِجَالٍ

(4) جمع مؤنث سالم

انکی حالت رفعی ضمہ سے ، حالت نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے

جَاءَ نِی مُسْلِمَاتٌ، رَآئیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

(5) غیر منصرف

انکی حالت رفعی ضمہ سے ، حالت نصبی و جری فتحہ سے آتی ہے

جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

(6) اسم منقوص : (وہ اسم جس کے آخرمیں یاء ماقبل مکسورہو)

اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جری کسرہ تقدیری سے آتی ہے

جَاءَ الْقَاضِیْ۔ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ۔ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

(7) اسم مقصور:(وہ اسم جس کے آخرمیں الف مقصورہ ہو)

(8) مضاف الی الیاء

ان دونوں اسماء کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ تقدیری سے اور حالت جری کسرہ تقدیری سے آتی ہیں

جَاءَ مُوْسیٰ مُوْسیٰ۔ رَأَیْتُ مُوْسیٰ۔ مَرَرْتُ مُوْسیٰ

جَاء غلامی۔ رَأَیْتُ غُلاَمِی۔ مَرَرْتُ بغلاَمِی

(9) اسمائے ستہ مکبرہ ۔ جیسے: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، ہَنٌ، فَمٌ، ذُوْمَالٍ

ان کی حالت رفعی واؤ سے ، حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے آتی ہیں

جَاءَ أَبُوْکَ، رَأَیْتُ أَبَاکَ، مَرَرْتُ بِأَبِیْکَ.

(10) تثنیہ ، کلا ، کلتا ، اثنان ، اثنتان

ان کی حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی و حالت جری یاء ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے

جَاءَ رَجُلاَنِ -رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ-مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ

(11) جمع مذکر سالم ، اولو ، عشرون سے تسعون

کی حالت رفعی واؤ ساکن ما قبل مضموم سے اور حالت نصبی وحالت جری یاءساکن ما قبل مکسور سے آتی ہیں

جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْنَ-رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ-مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

(12) جمع مذکر سالم : (جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو)
اس کی حالت رفعی واؤ تقدیری سے اورحالت نصبی وحالت جری یائے لفظی سے آتی ہے
جَاءَ نِیْ مُسْلِمِیَّ رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ
(خلاصۃ النحو ص 54)

سوال (19) : نواصب و جوازم مضارع کون کون سے ہیں ؟

جواب : نواصب مضارع ۔ ان، لن ، کی ، اذن ، جوازم مضارع – لم ، لما ، لام امر ، لائے نہی ، ان شرطیہ (خلاصۃ النحو ص 58)

سوال (20) : اعراب افعال بیان کریں ؟

جواب : فعل مضارع کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب اورجزم ، یہ اعراب بھی مختلف طریقوں سے آتے ہیں اس لحاظ سے مضارع معرب کی چار قسمیں ہیں :

(1) صحیح (وہ مضارع جس کے آخر میں حرف علت اور نون اعرابی نہ ہو)

اس کی حالت رفعی ضمہ سے ، حالت نصبی فتحہ سے ، حالت جزمی کسرہ سے آتی ہے

يَضْرِبُ۔ لَنْ يَضْرِبَ۔ لَمْ يَضْرِبْ۔

(2) ناقص واوی یایائی : (وہ مضارع جس کے آخر میں واو یا ہو اور نون اعراب نہ ہو)

اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے ، حالت نصبی فتحہ سے ، حالت جزمی سکون سے آتی ہے

يَغْزُوْ ، يَرْمِىْ۔ لَنْ يَغْزُوَ ،لَنْ يَرْمِىَ۔ لم يَغْزُ ،لَمْ يَرْمِ۔

(3) ناقص الفی (وہ مضارع جس کے آخر میں الف ہو اور نون اعراب نہ ہو)

اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے ، حالت نصبی فتحہ سے ، حالت جزمی حزف آخر سے آتی ہے

يَرْضٰى۔ لَنْ يَرْضٰى۔ لَمْ يَرْضَ۔

(4) مضارع بانون اعرابی : (وہ مضارع جس کے آخر میں نون اعراب ہو)

اس کی حالت رفعی ثبوت نون سے ، حالت نصبی و جزمی حزف آخر سے آتی ہے

يَضْرِبُوْنَ، لَنْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبَا۔

(خلاصۃ النحو ص 60)

سوال (21) : حروف مشبہ بالفعل بیان کریں؟

جواب : إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ۔

سوال (22) : اِنّ اور اَنّ کے مقامات بیان فرائیں ؟

جواب : درج ذیل صورتوں میں إِنَّ(بکسر ہمزہ)پڑھاجائے گا:

۱۔ جملے کی شروع میں ۔جیسے: (اِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ)۔

۲۔ قول اور اس کےمشطق لفظ کے بعد ۔جیسے: (يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ)۔

۳۔ اسم موصول کے بعد۔جیسے: مَارَأَيْتُ الَّذِىْ إِنَّہ، فِى الْمَسْجِدِ۔

۴۔ عَلِمَ ، شَہِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد جبکہ ان کی خبر پرلام آجائے ۔ جیسے: إِنَّ زَیْداً لَقَائِمٌ
۵۔ جواب قسم کے شروع میں۔جیسے : واللہ انک جواد
۶۔ حروف تنبیہ کے بعد۔ جیسے اور حیث کے بعد : الا ان زیدا عالم

أَنَّ پڑھنے کے مواقع:

۱۔جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل یا نائب الفاعل ، مفعول ، مبتدا یا مضاف الیہ بنے : بلَغَنِیْ أَنَّ زَیْداً عَالِمٌ ، کَرِھْتُ أَنَّکَ جَاھِلٌ۔عِنْدِیْ أَنَّکَ قَائِمٌ۔عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ أَنَّکَ قَائِمٌ۔
۲۔جب یہ عَلِمَ ، شَہِدَ یا ان کے مشتقات کے بعد آئے اور اس کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو۔ جیسے: أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللہِ۔
۳۔جب یہ حرف کے بعد آئے۔ جیسے: أَعْلَمْتُہ، لِأَنَّہ، جَاھِلٌ۔
(خلاصۃ النحو ص 64)

سوال (23) : لائے نفی جنس کی تعریف بیان کریں نیز یہ کہ اس کے اسم کو پڑھنے کی کون کون سی صورتیں ہیں ؟

جواب : جو' لا' کسی چیز کے تمام افراد سے حکم کی نفی کرے اسے لائے نفی جنس کہتے ہیں -

اسکے اسم کو پڑھنے کی تین صورتیں ہیں : 1) مضاف ہو (2) مشابہ مضاف ہو (3) مفرد نکرہ ہو (خلاصۃ النحو ص 66)

سوال (24) : افعال ناقصہ تحریر فرمائیں ؟

جواب : کانَ ۲۔صَارَ ۳۔ظَلَّ ۴۔بَاتَ ۵۔ أَصْبَحَ ۶۔أَضْحٰی ۷۔أَمْسٰی ۸۔عَادَ ۹۔أضَ ۱۰۔غَدَا ۱۱۔رَاحَ ۱۲۔مَا زَالَ ۱۳۔مَا انْفَکَّ ۱۴۔مَا بَرِحَ ۱۵۔مَافَتِیئَ ۱۶۔مَا دَامَ ۱۷۔لَیْسَ۔

سوال (25) : مائے کافہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب : کبھی حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ لفظ ما آجاتا ہے جو ان کو عمل سے روک دیتا ہے اور اس صورت میں یہ فعل پر بھی ہوتا ہے اسے ما کافہ کہتے ہیں – جیسے : انما جاء خالد (خلاصۃ النحو ص 62
)

سوال (26) : ما و لا مشبہ بالفعل کی وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں یہ کوئی عمل نہیں کرتے ؟

جواب : اسکی تین صورتیں ہیں :

1۔ خبر اسم سے پہلے آجائے : ما قائم زید

2۔ خبر سے پہلے الا آجائے : ما بکر الا شاعر

3۔ ما کے بعد إن آ جائے : ما ان خالد عالم

(خلاصۃ النحو ص 71)

سوال (27) : مفعول مطلق کی تعریف مع اقسام تحریر فرمائیں ؟

جواب : فعل کے اپنے یا اس کے ہم معنی مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں : ضربت ضربا ، قعدت جلوسا

۱۔مفعول مطلق تاکیدی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تاکیدکے لیے لایاجائے۔ جیسے: (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً) (اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

۲۔مفعول مطلق نوعی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جوماقبل فعل کی حالت ونوعیت بیان کرنے کے لیے لایاجائے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِيْ (میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا)ثلاثی مجرد سے یہ عموماًفِعْلَۃٌ کے وزن پر آتاہے۔

۳۔مفعول مطلق عددی کی تعریف:

وہ مفعول مطلق جو ماقبل فعل کی تعداد بیان کرنے کے لیے لایاجائے۔ جیسے:أَكَلْتُ أَكْلَۃً (میں نے ایک مرتبہ کھایا)

(نصاب النحو ص 98)

سوال (28) : مفعول فیہ کی تعریف مع اقسام تحریر فرمائیں ؟

جواب : وہ اسم جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو ۔جیسے: دَخَلْتُ الْمَدِيْنَۃَ يَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ اسے"ظرف"بھی کہتے ہیں ۔

(نصاب النحو ص 103)

سوال (29) : مفعول لہ و مفعول معہ کی تعریف مع مثال بیان فرمائیں ؟

جواب : جس مفعول کے سبب فعل واقع ہواسے مفعول لہ کہتے ہیں ۔ جیسے ضَرَبْتُہ، تَادِیْبًا

جو مفعول واو بمعنی مع کے بعد آئے اسے مفعول لہ کہتے ہیں : جاء البرد والجبات ۔
(خلاصۃ النحو ص 79)

سوال (30) : حال و ذولحال کی تعریف لکھئے ؟

جواب : جو لفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اسے حال اور اس فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں : ضربت زیدا قائما۔
(خلاصۃ النحو ص 81)

سوال (31) : تمیز کی تعریف مع اقسام بیان فرمائیں ؟

جواب : جو اسم نکرہ کسی چیز سے ابہام (پوشیدہ)کو دور کرے اسے تمییز کہتے ہیں اور تمییز جس چیز سے ابہام کو دور کرے اسے ممیز کہتے ہیں : عشرون قلما

تمییز کی دو قسمیں ہیں :

(1) تمییز عن الذات : وہ تمییز جو کیس مبہم ذات سے ابہام کو دور کرے : لزید عشرون درھما

(2) تمییز عن النسبت : وہ تمییز جو کسی مبہم نسبت سے ابہام کو دور کرے : انا اکثر منک مالا (خلاصۃ النحو ص 83)

سوال (32) : مستثنی اور مستثنی منہ کی تعریف ، حروف استثناء و اعراب مستثناء تحریر فرمائیں ؟

جواب : جس اسم کو بزریعہ کلمہ استثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنی اور جس اسم کے حکم سے مستثنی کو نکالا گیا ہو اسے مستثنی منہ کہتے ہیں : قام القوم الا زیدا

حروف استثناء : حروف استثناء گیارہ ہیں۔ ۱۔اِلاَّ ۲۔ غَیْرَ ۳۔ سِوٰی ۴۔ سِوَاءَ ۵۔خَلاَ ۶۔ مَاخَلاَ ۷۔ عَدَا ۸۔مَا عَدَا ۹۔ حَاشَا ۱۰۔ لَیْسَ ۱۱۔لاَ یَکُوْنُ۔
اعراب استثناء :

مستثنی کے اعراب کی چار صورتیں ہیں

۱۔منصوب:

۱۔جب مستثنی اِلاَّ کے بعد کلام موجب میں واقع ہو،جیسے جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلاَّ زَیْدًا۔

۲۔جب مستثنی، مستثنی منہ سے پہلے اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو۔، جیسے ما جَاءَ نِیْ اِلاَّ زَیْدًا اَحَدٌ۔

۳۔ جب مستثنی منقطع ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلاَّ حِمَارًا۔

۴۔ جب مستثنی مَاخَلاَ ، مَاعَدَا ،لَیْسَ یا لاَ یَکُوْنُ کے بعد واقع ہو ۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَیْدًا۔

۵۔ جب مستثنی خَلاَ او ر عَدَا کے بعدواقع ہوتواکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہو گا۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا۔

۲۔منصوب یا ماقبل کے مطابق:

جب مستثنی کلام غیر موجب میں اِلاَّ کے بعد واقع ہواور مستثنی منہ مذکور اور مقدم ہوتو دوطرح سے پڑھنا درست ہے منصوب اورماقبل کے مطابق ،جیسے مَاآثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ اِلاَّ شَجَرَةً ،شَجَرَةٌ (درخت پھل نہیں لائے سوائے ایک درخت کے) ۔

۳۔عامل کے مطابق :

جب مستثنی مفرغ ہو(یعنی مستثنی منہ مذکور نہ ہو) اورکلام غیرموجب میں واقع ہو تو اس صورت میں اس کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا۔جیسے مَاجَاءَ نِیْ اِلاَّ زَیْدٌ۔

۴۔مجرور:

جب مستثنی لفظ غَیْرَ، سِوٰی، سواءَ کے بعد واقع ہو تومستثنی کو مجرور پڑھیں گے۔ اور اکثر نحویوں کے نزدیک حَاشَاکے بعد بھی مجرور پڑھیں گے۔ جیسے جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سِوٰی زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ سوَاءَ زَیْدٍ، جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ۔
(
نصاب النحو ص 115)

سوال (33) : اسمائے مرفوعات ، منصوبات اور مجورات بتائیں ؟

جواب : درج ذیل آٹھ قسم کے اسماء مرفوع ہوتے ہیں ۔

1۔فاعل 2۔نائب الفاعل 3۔ مبتدا ۴ ۔خبر ۵۔ افعال ناقصہ کا اسم 6۔ما اور لا کا اسم 7۔جزوف مشبہ بالفعل کی خبر 8۔لائے نفی جنس کی خبر

بارہ قسم کے اسماء منصوب ہوتے ہیں

1۔مفعول بہ ۲ ۔مفعول مطلق 3 ۔مفعول لہ 4۔ مفعول فیہ ، 5۔مفعول معه 6۔ حال 7۔تمیز
8۔مستثنی 9۔افعال ناقص کی خبر 10۔ ما اور لا کی خبر 11۔حروف مشبہ بالفعل کااسم
12۔لائے نفی جنس کا اسم

اور دو قسم کے اسماء مجرور ہوتے ہیں

1۔مضاف إلی 2۔ حرف جر کا مدخول۔
(خلاصۃ النحو ص 90)

سوال (34) : تابع و متبوع کی تعریف بیان کریں اور صفت کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اعراب دیا گیا ہواسے تابع اور اس پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں : جاء رجل عالم ، اشترئت دواۃ و قلما

جو تابع اپنے متبوع یا اس کے متعلق کا وصف (اچھائی ، برائی وغیرہ) بیان کرے اسے صفت اور صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیاں : ولد صغیر ، رجل عالم ابنہ

صفت کی دو اقسام ہیں :

صفت حقیقی : جو صفت موصوف کا وصف بیان کرے اسے صفت حقیقی کہتے ہیں : جاء رجل عالم

صفت سببی : جو صفت موصوف کے متعلق کا وصف بیان کرے اسے صفت سببی کہتے ہیں : جاء رجل عالمۃ امہ

(خلاصۃ النحو ص 97)

سوال (35) : تاکید کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : جو تابع کی طرف حکم کی نسبت پختہ کر دے یا یہ ظاہر کرے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے اسے تاکید کہتے ہیں: جاء زید زید ، جاء القوم کلھم

: تاکید کی اقسام

تاکید لفظی : جو تاکید لفظ کی تکرار سے حاصل ہو اسے تاکید لفظی کہتے ہیں : جاء زید زید

تاکید معنوی : اور جو تاکید مخصوص الفاظ سے حاصل ہو اسے تاکید معنوی کہتے ہیں : جاء زید نفسہ (خلاصۃ النحو ص 99)

سوال (36) : عطف بالحروف و عطف بیان میں فرق بتائیں، نیز حروف عطف بھی تحریر کریں؟

جواب : عطف بالحرف : جو تابع حرف عطف کے بعد واقع ہوتا ہے اسے معطوف کہتے ہیں اور معطوف کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں : جاء زید و بکر

عطف بیان : جو تابع صفت نہ ہو اور متبوع کی وضاحت کرکے اسے عطف بیان کہتے ہیں اور عطف بیان کے متبوع کو مبین کہتے ہیں : جاء التاجر بکر

حروف عطف : و ۔ف۔ثم۔او۔ام۔اما۔بل۔لکن۔لا۔حتی
(خلاصۃ النحو ص 102)

سوال (37) : بدل کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : اسم جو تابع نسبت میں مقصود ہو اور متبوع صرف تمہیدا لایا گیا ہو اسے بدل کہتے ہیں اور بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں : قام العالم بکر

بدل کی اقسام :

1- بدل کل : جو بدل مبدل منہ کا کل وا اسے بدل کل کہتے ہیں : جاء ابنی زید

2- بدل بعض : جو بدل مبدل منہ کا بعض ہو اسے بدل بعض کہتے ہیں : اکل الرمان ثلثہ

3- بدل اشتمال : جو بدل مبدل منہ کا متعلق ہو اسے بدل اشتمال کہتے ہیں : شہر عمر عدلہ

3۔ بدغلط: جو بدل غلطی کے ازالہ کے لیے لایا گیا ہو اسے بدل غلط کہتے ہیں : جاء زید بکر (خلاصۃ النحو ص 104)

سوال (38) : بدل کنایہ کی تعریف بیان فرمائیں؟

جواب : جو اسم کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے اسے اسم کنایہ کہتے ہیں : کَمْ أَخًا لَکَ؟(تمہارے کتنے بھائی ہیں) قُلْتُ کَیْتَ وَکَیْتَ (میں نے ایسا ایسا کہا)
مبہم عدد پر دلالت کرنے والے اسماء تین ہیں : کَمْ، کَذَااور کَأَیِّنْ(۲)۔ اور مبہم بات پر دلالت کرنے والے اسماء دو ہیں : کَیْتَ اور ذَیْت

(خلاصۃ النحو ص 108)

سوال (39) : اسم فعل کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : جواسم ٗفعل کا معنی دے اسے اسمِ فعل کہتے ہیں : شَتَّانَ(جداہوا) ہَا(پکڑ) أُوْہْ(میں تکلیف پاتاہوں)

اسم فعل کی تین قسمیں ہیں :

۱۔بمعنی ماضی: ہَیْہَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ۔ ۲۔بمعنی مضارع: وَيْ، أُفٍّ۔ ۳۔بمعنی امر حاضر: رُوَیْدَ زَیْدًا، عَلَیْکَ الْعَفْوَ، آمِیْنَ۔

(خلاصۃ النحو ص 110)

سوال (40): اسم فاعل و مفعول کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں کہ فعل کو مؤنث لانا کب واجب ہے ؟

جواب : جو اسمِ مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہواُسے اسمِ فاعل کہتے ہیں : آکِلٌ، ظَالِمٌ۔

جواسم مشتق ایسی ذات پردلالت کرے جس پر فعل واقع ہواُسے اسمِ مفعول کہتے ہیں : مَضْرُوْبٌ۔

(خلاصۃ النحو ص 114-117)

سوال (41) : صفت مشبہ کی تعریف اور اسکی صورتیں تحریر کریں؟

جواب : جو اسْمِ مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طورپر ہو(۷) اُسے صفَتِ مشبّہہ کہتے ہیں : کَرِیْمٌ۔
(خلاصۃ النحو ص 120)

سوال (42):اسم تفضیل کی تعریف اور اسکے استعمال ہونے کے طریقے بیان کریں؟

جواب : جواسمِ مشتق ایسی ذات پردلالت کرے جس میں مقابلۃً معنی کی زیادتی ہو اُسے اسمِ تفضیل کہتے ہیں جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اُسےمُفَضَّل اور جس کے مقابلے میں ہو اُسےمُفَضَّل عَلَیْہِ کہتے ہیں (۸): اَلْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ۔
اسمِ تفضیل کا استِعمال:
اسمِ تفضیل چار میں سے ایک طریقے سے آتاہے: .1أَلْکے ساتھ: جَاءَ زَیْدٌ الأَفْضَلُ۔ .2مِنْکے ساتھ: ہُوَ أَفْضَلُ مِنْکَ۔ .3معرفہ کی طرف مضاف: اَلنَبِیُّ أَفْضَلُ الْخَلْقِ۔ .4نکرہ کی طرف مضاف: اَلْمُرُوْ ءَۃُ أَعْظَمُ فَضِیْلَۃٍ۔
(خلاصۃ النحو ص 122)

سوال (43) : اضافت لفظی و معنوی کی تعریف نیز اضافت معنوی کی اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : اِضافت کی دو قسمیں ہیں : ۱۔اِضافتِ لفظیہ ۲۔ اِضافتِ معنویہ۔
جس اِضافت میں صفَت کا صیغہ معمول (فاعل یا مفعول بہ)کی طرف مضاف ہو اُسے اِضافتِ لفظیہ یااِضافتِ مجازیہ کہتے ہیں : زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْہِ۔
اورجس اِضافت میں صفَت کا صیغہ معمول کی طرف مضاف نہ ہواُسے اِضافتِ معنویہ یااِضافتِ حقیقیہ کہتے ہیں : خَالِدٌ غُلَامُ زَیْدٍ، بَکْرٌ کَاتِبُ الْقَاضِيْ۔
(خلاصۃ

النحو ص 125)

سوال (44) : افعال قلوب کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں افعال قلوب کون کون سے ہیں ؟

جواب : جواَفعال ایسے دومفعولوں کو نصب دیں جواصل میں مبتدا اور خبرہوں اُنہیں اَفعالِ قلوب کہتے ہیں : عَلِمَ، رَاٰی، وَجَدَ، ظَنَّ، حَسِبَ، خَالَ، زَعَمَ(۱۱)۔ ،
(خلاصۃ النحو ص 128)

سوال (45) : افعال مقاربہ کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : وہ افعال جو خبر کا قرب یا امید یا شروع ہونا ظاہرکریں ، ان کی تین اقسام ہیں :
اَفعالِ مقاربہ: جو افعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کا حصول قریب ہے : کَادَ الشِتَاءُ یَنْقَضِيْ۔
یہ تین افعال ہیں : کَادَ، کَرَبَ،ا ور أَوْشَکَ۔
اَفعالِ رَجا: جوافعال یہ ظاہر کریں کہ خبرکے حصول کی امیدہے: عَسٰی زَیْدٌ أَنْ

يَجِيْئَ۔

یہ بھی تین ہیں : عَسٰی، حَرٰیاور اِخْلَوْلَقَ۔

اَفعالِ شُروع: جو اَفعال یہ ظاہر کریں کہ خبر کی ابتِداہو چکی ہے: قَامَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ۔

اَفعالِ شروع یہ ہیں : اَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ وغیرہ۔

(خلاصۃ النحو ص 133)

سوال (46) : حروف کی اقسام مع مثال لکھیئے ؟

جواب :ترکیبِ کلمات کے لیے موضوع حُروف کوحروفِ مَبانی ،حروفِ تہجی یا حروف ِھِجَا اور معنی کے لیے موضوع حروف کو حروف مَعانی کہتے ہیں : اَ، بَ، اِنَّ، فِيْ، نَعَمْ۔

حروف معانی کی متعدِّد اَقسام ہیں :

.1تا .8**حروف جارہ، حروف مشبہہ بالفعل،حروف نافیہ، حروف شرط، حروف نواصب، حروف جوازم، حروف عطْف، حروفِ استفہام**

.9**حروفِ استقبال:** یہ دو ہیں : سَاور سَوْفَ:سَيَقُوْلُ، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

.10**حروفِ تاکید:** یہ بھی دو ہیں : نونِ تاکید اور لام ِابتدائیہ۔ نونِ تاکید صرف فعل پراور لام ٌفعل اور اسم دونوں پر آتاہے: لَأَنْصُرَنَّ، لَزَيْدٌ عَالِمٌ۔

.11**حروف تفسیر:** یہ بھی دو ہیں : أَيْ اورأَنْ: رَأَيْتُ لَيْثًا أَيْ أَسَدًا، اِنْقَطَعَ رِزْقُہٗ أَيْ مَاتَ،وَنٰدَيْنٰہُ اَنْ يّٰاِبْرٰہِيْمُ، أَمَرْتُہٗ أَنْ أَكْرِمِ الْعُلَمَاءَ۔

.12**حروفِ تحضیض:** وہ حروف جن کے ذریعے کسی کام پرڈانٹا یا اُبھارا جائے، یہ چار حروف ہیں : ھَلاَّ، أَلَّا، لَوْلَااور لَوْمَا: ھَلاَّ أَدَّبْتَ زَيْدًا، لَوْلَا تَتْلُو الْقُرْاٰنَ۔

.13**حروف مصدر:** وہ حروف جو مابعد سے ملکر مصدر کامعنی دیتے ہیں ، یہ تین ہیں : مَا، أَنْ، أَنَّ: اَلْحَمْدُ عَلٰی مَا أَنْعَمَ، يُمْكِنُ أَنْ تَفُوْزَ، عَلِمْتُ أَنَّہٗ قَائِمٌ۔

.14**حرفِ رَدع** : وہ حرف جومخاطب کو ڈانٹنے اور اُسے اُس کی بات سے روکنے کے لیے آتاہے، یہ صرف کَلَّاہے: فُلَانٌ يَبْغُضُکَکے جواب میں یوں کہا جائے: کَلَّا (ہر گز نہیں) یہ جملے کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

.15**حرفِ توقُّع:** وہ حرف جو ما ضی کو حال کے قریب کردیتاہے اور تحقیق کا معنی بھی دیتا ہے یہ صرف قَدْ ہے: قَدْ رَكِبَ۔یہ مضارع کے ساتھ اکثر تقلیل کا اور کبھی تحقیق کا معنی دیتا ہے: اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ،قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ۔

.16**حروف جواب:** وہ حروف جو کسی سوال یا کسی خبرکا جواب دینے کے لیے آتے ہیں یہ چھ ہیں : نَعَمْ، بلٰی، اِيْ، جَيْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ:

اِيْ:جواب میں قسم سے پہلے آتاہے: قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ۔ جَيْرِ، أَجَلْ اور اِنَّ: خبر کی

تصدیق کے لیے آتے ہیں مثلًا اِس خبر: جَاءَ زَیْدٌکے جواب میں جَیْرِ، أَجَلْیا اِنَّکہاجائے تو معنی ہوگا: جی ہاں زید آیا ہے۔

17.**حروف تنبیہ**:یہ تین ہیں : أَلَا، أَمَا اورھَا: أَلَا لَا تَغْفَلْ، أَمَا لَا تَکْذِبْ۔

18.**حروفِ زیادت**: وہ حروف جنہیں کلام سے نکال بھی دیاجائے تو اصل معنی میں فرق نہ آئے،یہ آٹھ حروف ہیں : اِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کَاف، بَاء، لام: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ،فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ،اِذَا مَا ابْتَلٰہُ رَبُّہٗ،لَا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ،وَ تَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ،لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ،لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْہَا،رَدِفَ لَکُمْ۔

19.حرف تعریف : یہ الف لام ہے: اَلرَجُلُ، اَلْحَسَنُ۔ (خلاصۃ النحو ص 138)

سوال (47) : الف لام غیر زائدہ کی اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : الف لام غیر زائدہ کی پانچ قسمیں ہیں :

جس الف لام سے اِشارہ فردِ معلوم کی طرف ہو اُسے الف لام عہد خارجی کہتے ہیں : فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ۔ جس الف لام سے اشارہجنس کی طرف ہو اُسے الف لام جنسی کہتے ہیں : اَلرَجُلُ خَیْرٌ مِنَ الْمَرْأَۃِ۔جس الف لام سے اشارہ جنس کے تمام اَفراد کی طرف ہواُسے الف لام استغراقی کہتے ہیں : اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ جس الف لام سے اشارہغیر معین فرد کی طرف ہواُسے الف لام عہد ذہنی کہتے ہیں : أَخَافُ أَنْ یَّأْکُلَہُ الذِّئْبُ۔اورجس الف لام سے اشارہ فردِ موجود و حاضر کی طرف ہو اُسے الف لام عہدِ حضوری کہتے ہیں : اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ (خلاصۃ النحو ص 141)

سوال (48) : تنوین کی اقسام مع مثال بتائیں؟

جواب : تنوین کی پانچ اَقسام ہیں :

۱۔تنوین تمکن: وہ تنوین جو مدخول کے منصرف ہونے پر دال ہو: رَجُلٌ۔
۲۔تنوین تنکیر : وہ تنوین جو مدخول کے غیر معین ہونے پر دال ہو: صَہٍ۔ ۳۔تنوین عوض: وہ تنوین جو مضاف الیہ کے بدلے میں ہو: یَوْمَئِذٍ، مَرَرْتُ بِکُلٍّ(بِکُلِّ وَاحِدٍ)
۴۔تنوین مقابلہ: وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم میں ہو: مُسْلِمَاتٌ۔ ۵۔تنوین ترنُّم : وہ تنوین جو مصرعوں کے آخر میں سُرپیدا کرنے کے لیے ہو :

أَقِلِّي اللَوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ اِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ (خلاصۃ النحو ص 144)

سوال (49) : اَنْ مقدرہ کے مقامات بیان فرمائیں؟

جواب : درج ذیل حروف کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے :

1-لام جحود : ما کنت لاکذب

2-لام کَیْ : جِئت لاکرمک

3-حتی - اَطعِ اللہَ حتی تفوز

4-اَوْ : لالزمنک او تعطینی حقی

5-فا کے بعد : زُرنی فأُکرمک

6-واو : لا تأکل السمک و تشرب اللبن (خلاصۃ النحو ص 149)

سوال (50) : شرط و جزاء کی تعریف کرے نیز یہ بتائیں کہ جزاء پر فا لانا کن صورتوں میں واجب ہے ؟

جواب : کلمہ شرط جن دو جملوں پرداخل ہو اُن میں سے پہلے کوشرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں ۔
چارصورتوں میں (۲۱)جزا پرفَ لانا واجب ہے: ۱-جزا جملہ اسمیہ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَہُوَ مُفْلِحٌ۔ ۲-جزا جملہ انشائیہ ہو: وَ اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّہَّرُوْا۔ ۳۔ جزا فعل ماضی قَدْکے ساتھ ہو: مَنْ أَسْلَمَ فَقَدْ فَازَ۔ ۴-جزا فعل مضارع لَنْ، سَیا سَوْفَکے ساتھ ہو : وَمَنْ یَّلْعَنِ اللہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا۔ (خلاصۃ النحو ص 152)

سوال (51) : منادی ، ترخیم منادٰی ، استغاثہ ، نُدبہ کی تعریفات لکھیں نیز حروف ندا تحریر کریں؟

جواب : منادی : جس حرف سے کسی کو پکاراجاتاہے اُسے حرفِ ندا اور جسے حرفِ ندا سے پکارا جائے اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں : یَا نَبِیُّ۔

ترخیم منادی : مُنادیٰ کے آخرسے ایک یا دوحروف یا ایک جز کو تخفیفًاحذْف کردیناترخیم کہلاتا ہے : یَا مَالِکُ، یَا مَنْصُوْرُ، یَا بَعْلَبَکُّ سے یَا مَالُ، یَا مَنْصُ

استغاثہ : کسی کو مدد کے لیے پکارنا استغاثہ کہلاتا ہیں

ندبہ : کسی مردے یا مصیبت پر پکارن کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں جیسے : وا زید (خلاصۃ النحو ص 157)

سوال (52) : تنازع فعلین کسے کہتے ہیں نیز اس کی صورتیں بیان فرمائیں؟

جواب : کبھی دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آتاہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک فعل اس اسم ظاہرکو اپنا معمول بنانا چاہتاہے اسی کو تنازُعِ فِعلَین کہاجاتاہے۔

تنازُع کی چار صورتیں ہیں : ۱۔ہر فعل فاعل چاہے: نَصَرَ وَأَکْرَمَ زَیْدٌ۔ ۲۔ہر فعل مفعول چاہے: نَصَرْتُ وَأَکْرَمْتُ زَیْدًا۔ ۳۔پہلا فعل فاعل اور دوسرا مفعول چاہے: نَصَرَ وَأَکْرَمْتُ زَیْدًا۔ ۴۔پہلا فعل مفعول اور دوسرا فاعل چاہے ۔
(خلاصۃ النحو ص 161)

سوال (53) : مبتدا کی قسم ثانی کسے کہتےہیں ؟

جواب : جو صیغۂ صفَت نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ہوتا ہے اسی کو مبتدا کی قسم ثانی کہتے ہیں : ہَلْ ذَاہِبٌ وَلَدَانِ، مَا مَوْجُوْدٌ رِجَالٌ۔ (خلاصۃ النحو ص 164)

سوال (54) : مبتدا و خبر کی تقدیم و تاخیر کے قواعد لکھیے ؟

جواب : چار صورتوں میں مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے: مَنْ أَبُوْکَ۔ ۲۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں : زَیْدٌ الْمُنْطَلِقُ۔ ۳۔ مبتدا اور خبر دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں : أَفْضَلُ مِنْکَ أَفْضَلُ مِنِّيْ۔ ۴۔خبرمبتدا کا فعل ہو یعنی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کی ضمیر مرفوع مبتدا کی طرف راجع ہو: زَیْدٌ قَامَ۔

اورچار صورتوں میں خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخرکرناواجب ہے:

۱۔خبر ایسے معنی پر مشتمل ہو جس کا شروع کلام میں ہونا ضروری ہے(۲۴) : أَیْنَ زَیْدٌ۔ ۲۔خبر کی تقدیم کی وجہ سے مبتدا کا مبتدا واقع ہونا صحیح ہوتاہو: فِيْ الدَارِ رَجُلٌ۔ ۳۔مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبرکے جز کی طرف لوٹ رہی ہو: فِي الدَارِ صَاحِبُہَا۔ ۴۔جب أَنَّ اسم اور خبر سے مل کر مبتدا واقع ہو: عِنْدِيْ أَنَّکَ عَالِمٌ۔
(خلاصۃ النحو ص 166)

سوال (55) : فاعل و مفعول کی تقدیم و تاخیر کے قواعد لکھیے ؟

جواب : چار صورتوں میں فاعل کومقدم اور مفعول کو مؤخر لانا واجب ہے:

۱۔ان میں سے کسی میں بھی لفظًا اعراب نہ ہو اور نہ ایسا قرینہ ہو جس سے فاعل یا مفعول کی پہچان ہوسکے: نَصَرَ مُوْسٰی یَحْیٰی۔ ۲۔فاعل ضمیر متصل ہو : أَعَنْتُ فَقِیْرًا۔ ۳۔مفعول إِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا رَأی زَیْدٌ إِلَّا عَمْرًا۔ ۴۔مفعول معنی إِلَّاکے بعد واقع ہو: إِنَّمَا نَصَرَ خَالِدٌ ضَعِیْفًا۔

اورچار صورتوں میں مفعول کو مقدم اورفاعل کو مؤخرکرناواجب ہے:

۱۔فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر متصل ہو: أَعَانَ زَیْدًا ابْنُہٗ۔ ۲۔فاعل إِلَّا کے بعد واقع ہو : مَا أتَی فَقِیْرًا إِلَّا بَکْرٌ۔ ۳۔فاعل معنی إِلَّا کے بعد واقع ہو: إِنَّمَا رَأی وَلَدًا خَالِدٌ۔

۴۔جب مفعول ضمیر متصل اور فاعل اسم ظاہر ہو: عَلَّمَہٗ الْأُسْتَاذُ۔
(خلاصۃ النحو ص 167)

سوال (56) : سوال : اغراء و تحزیر کی تعریف لکھیں؟

جواب : جواسم فعلِ محذوف أَلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے اِغراء کہتے ہیں : اَلصِدْقَ (سچ کو لازم پکڑ) اورجو اسم فعلِ محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے تحذیر کہتے ہیں : إِيَّاکَ مِنَ الْأَسَدِ(خود کو شیر سے دورکر) اَلطَرِيْقَ اَلطَرِيْقَ(راستے سے بچ)
(خلاصۃ النحو ص 169)

سوال (57) : تصغیر کی تعریف لکھیں؟

جواب : اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیکر اس کے بعد یاء ساکن(یائے تصغیر) بڑھانے کو تصغیرکہتے ہیں اور تصغیر والے اسم کو مُصَغَّرکہتے ہیں : قَلَمٌسے قُلَيْمٌ۔ (
خلاصۃ النحو ص 171)

سوال (58) : معرب ، مبنی ، عامل و معمول کی تعریف مع مثال بتائیں؟

جواب : -معرب کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے اسے"اسم متمکن"(اعراب قبول کرنے والا)کہتے ہیں۔جیسے: فَحَصَ زَيْدٌ،حَبَسْتُ زَيْداً عَنِ اللَّعِبِ،کَتَبْتُ اِلٰی زَيْدٍ رِسَالَۃً۔ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے بدل رہاہے۔

۲۔مبنی کی تعریف:

وہ کلمہ جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے ۔جیسے : حَثَّ هٰؤُلَاءِ عَلَی الدِّرَاسَۃِ، حَثَثْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَی الدِّرَاسَۃِ، ذَہَبْتُ بِهٰؤُلَاءِ اِلَی الدِّرَاسَۃِ۔ ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوا۔

عامل کی تعریف:

وہ جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جاتا ہے ۔جیسے: وَصَلَ الْقِطَارُ اِلَی الْمَحَطَّۃِ میں وَصَلَ عامل ہے؛ کیونکہ اس کی وجہ سے الْقِطَارُ معرب کا آخر بدل گیا۔

معمول کی تعریف:

وہ جس پر عامل داخل ہوکر اپناعمل کرے ۔جیسے:اِقْتَرَحَ تِلْمِيْذٌ میں تِلْمِيْذٌ معمول ہے؛ کیونکہ اِقْتَرَح عامل نے اس پر داخل ہوکر اپنا عمل کیاکہ اسے رفع دیدیا۔
(نصاب النحو ص 24)

سوال (59) : مرکب بنائی اور مرکب منع صرف کی تعریف بتائیں؟

جواب : مرکب بنائی کی تعریف:
وہ مرکب ناقص جس کا دوسرا جز ء حرف عطف کو شامل ہو ۔جیسے: أَحَدَ عَشَرَ یہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔ اسے"مرکب تعدادی "بھی کہتے ہیں
مرکب منع صرف کی تعریف:
وہ مرکب جس میں دو کلمات کو بغیراضافت اور اسناد کے ملا کر ایک کردیاگیاہواور ان میں دوسراکلمہ نہ صوت ہو اورنہ کسی حرفِ عطف کو متضمن ہو ۔ جیسے:بَعْلَبَکُّ(۱)۔اسے "مرکب مزجی" بھی کہتے ہیں۔

(نصاب النحو ص 50)
سوال (60) : غیر منصرف کی تعریف ، حکم اور اسباب ستہ بیان فرمائیں؟
جواب : غیرمنصرف کی تعریف:
وہ اسم معرب جس میں منع صرف کے اسباب میں سے کوئی دوسبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو ۔جیسے:عُمَرُ، عَائِشَۃُ، وغیرہ۔
غیر منصرف کا حکم:
غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ تنوین آتی ہے نہ کسرہ۔جیسے: جَاءَ عُثْمَانُ، مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ۔
تنبیہ:
اگر کسی اسم غیر منصرف پر الف لام داخل ہوجائے یاکسی اسم کی طرف اس کی اضافت کردی جائے تو ان دونوں صورتوں میں اس پرکسرہ آسکتاہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ، أُصَلِّيْ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ۔

اسباب منع صرف:
اسباب منع صرف نوہیں:(۱)عدل (۲)وصف (۳)تانیث (۴)تعریف (۵)عجمہ (۶) ترکیب (۷) وزن فعل (۸) الف نون زائد تان (۹)جمع ۔
(نصاب النحو ص 62)
سوال (60) : عدل کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں ؟
جواب : عدل کی تعریف: کسی اسم کابغیر کسی قاعدہ صرفی کے اپنے صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف پھیراہوا ہونا۔جیسے:ثُلٰثُ(تین تین)ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃ سے اور عُمَرُ(نام)عَامِرٌسے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے پھیراگیا ہے .
۱ عدل کی دو قسمیں ہیں : ۱۔ عدل تحقیقی ۲۔ عدل تقدیری.
.عدل تحقیقی کی تعریف:
وہ اسم معدول جس میں(غیر منصرف ہونے کے علاوہ)اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو۔جیسے:ثُلٰثُ۔

توضیح:
ثُلٰثُ کا معنی ہے:"تین تین"اس سے معلوم ہو اکہ اس کی اصل ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌہے؛ کیونکہثُلٰثُ میں معنی کی تکرار ہے اور معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کر تی ہے اس دلیل سے معلوم ہواکہ ثُلٰثُ، ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ سے معدول ہے ۔

عدل تقدیری کی تعریف:

وہ اسم معدول جس میں(غیر منصرف ہونے کے علاوہ)اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجودنہ ہو۔جیسے:عُمَرُ، زُفَرُ۔

توضیح:
یہ دونوں عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول ہیں مگر ان میں غیرمنصرف ہونے کے علاوہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ یہ عامر اور زافر سے معدول ہیں ۔مگرچونکہ اہل عرب ان کوغیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے اور کوئی دوسرا سبب بھی نہیں پایا جارہاہے اور ایک سبب سے کوئی اسم غیر منصرف نہیں ہوتالہذا اس میں دوسراسبب عدل فرض کر لیا گیاہے اورعُمَرُ کوعَامِرٌسے اور زُفَرُکو زَافِرٌ سے معدول مان لیاگیا۔ (نصاب النحو ص 63)

سوال (61) : "جمع " کس سے معول ہیں ؟

جواب : جمع یا تو جُمْعٌ سے معدول ہیں ، یا جَماَعَی سے یا پھر جَمْعاوات سے ، کیونکہ یہ تینونجمعاء کی جمع ہیں ، اور جمعاء اگر صفت کا صیغہ ہو تو اس کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہیں ، جیسے حمراء کی جمع حُمْرٌ ، اور اگر اسم کا ہو تو اسکی جمع فعاَل ، یا فعلاوات کے وزن پر آتی ہیں جیسے صحراء کی جمع صحاری یا صحراوات ، اور جب جُمَعُ فُعَلُ کے وزن پر آیا تو ثابت ہو گیا کہ یہ انہیں تینوں میں سے کسی ایک سے معدول ہیں ۔

(ہدایۃ النحو ص 35حاشیہ)

سوال (62) : مررت بنسوۃ اربع میں 'اربع' غیر منصرف ہے یا منصرف اور کیوں ؟

جواب : اربع منصرف ہیں کیونکہ یہ اصل وضع میں وصف کے لیے موضوع نہیں ہے ، بلکہ یہ مراتب عدد میں سے ایک مرتبہ معینہ کے لیے موضوع ہیں

(ہدایۃ النحو ص 37)

سوال (63) : تانیث معنوی کے غیر منصرف بننے کے جوازی و وجوبی شرائط بیان فرمائیں ؟

جواب : تانیث معنوی میں جواز ِمنعِ صرف کے لیے مؤنث کا علم ہوناشرط ہے ،اور اگر اس کے ساتھ درج ذیل تین چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تواسے غیر منصرف پڑھنا واجب ہوجائے گا:

۱۔وہ اسم تین حروف سے زائد حروف پر مشتمل ہو۔جیسے:زَیْنَبُ۔ ۲۔ اگر وہ اسم تین حرفی ہوتو متحرک الاوسط ہو۔جیسے:سَقَرُ۔ ۳۔ وہ اسم عجمہ ہو۔جیسے:مَاهُ، جُوْرُ (شہروں کے نام)۔ (نصاب النحو ص 66)

سوال (64) : جمع منتھی الجموع کے اوزان بتائیں ، نیز یہ بتائیں کہ 'فرازنۃ ' غیر منصرف ہے یا منصرف؟

جواب : جمع منتھی الجموع کے اوزان : الف جمع کے بعد دو حرف ہونا جیسے : مساجد ، یا کوئی مشدد حرف ہو جیسے : دوا بٌّ ، یا تین حروف ہو اور ان میں بیچ والا حرف ساکن ہو اور ہو ہا کو قبول کرنے والا ہو ، یعنی اس کے آخر میں ۃ نہیں آتی ہو۔ اسی وجہ سے فرازنۃ منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں 'ۃ' ہیں ۔
(ہدایۃ النحو ص 41)

سوال (65) : جمع الف نون زائدتان کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرائط بتائیں ، نیز یہ بتائیں کہ سعدان اور ندمان منصرف ہوگا یا غیر منصرف ؟

جواب : **شرائط:**

الف نون زائدتان اگر اسم محض (جوصفت نہ ہو)کے آخرمیں ہوں تو اس کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔جیسے: عُثْمَانُ، عِمْرَانُ، سَلْمَانُ وغیرہ۔اسی وجہ سے سعدان منصرف ہیں کیونکہ اس میں علمیت نہیں ہے بلکہ یہ ایک پودے کا نام ہیں اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس پر تاءِ تانیث نہ آتی ہو۔ جیسے: سَکْرَانُ کہ اس کے آخر میں تاء تانیث نہیں آتی؛ کیونکہ اس کی تانیث سَکْرٰی ہے ۔ اسی وجہ سے ندمان منصرف ہیں کیونکہ اسکی مؤنث ندمانۃ (تاء تانیث) آتی ہیں ۔ (نصاب النحو ص 68 ، ہدایۃ النحو ص43)

سوال (66) : مفعول بہ کے فعل کو وجوبا حزف کرنے کی صورتیں تحریر کریں ؟

جواب : مفعول بہ کے فعل کو وجوبا حزف کرنے کی صورتیں :

1۔سماعی طور پر (جب اہل عرب سے اسی طرح سنا ہو) : انتھو خیرا لکم

2۔ تحزیر کے وقت : ایاک و الاسد

3۔اشتغال کے وقت : زیدا ضربتہ

4۔منادی کے وقت (ند ادی گئی ہو) : یا عبد اللہ۔

(ہدایۃ النحو ص82)

سوال (67) : ما اضمر عالمہ علی شریطۃ التفسیر / اشتغال کیا ہیں ؟

جواب : اشتغال کی تعریف:

اشتغال کا لغوی معنی فارغ ہونا ،مصروف ہونا،مشغول ہونا ہے،جبکہ اصطلاح میں جب کسی اسم کے بعد کوئی فعل یاشبہہ فعل ہواور یہ فعل یا شبہہ فعل اپنے مابعد ضمیریااس سے متصل اسم میں اسطرح عمل کررہا ہو کہ اگراسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جا ئے تویہ (فعل یا شبہہ فعل) ماقبل اسم کو نصب دے اس عمل کو نحویوں کی اصطلاح میں اشتغال کہتے ہیں ، اور فعل یاشبہ فعل سے ماقبل آنیوالے اسم کو مشغول عنہ کہتے ہیں ۔

جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہ،، (میں نے زید کو مارا) زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہ، (میں نے زید کے بھائی کو مارا) ان مثالوں میں زَیْدًا مشغول عنہ ہے۔ اور اسکے مابعد فعل بھی ہے جو ضمیر یا اس سے متصل اسم میں اس طر ح عمل کررہا ہے کہ اگراسکے مابعد معمول کوحذف کردیا جا ئے تویہ ماقبل اسم کو نصب دیگا۔ اصل عبارت اس طرح تھی ضَرَبَتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہ، اور ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہ، پھر زَیْدًا سے پہلے ضربت کو حذف کر دیاگیا، کیونکہ مابعد فعل اس کی تفسیر بیان کررہاہے۔ اسے اضمار علی شریطۃ التفسیر بھی کہتے ہیں۔ (نصاب النحو ص 173)

سوال (68) : ضمیر شان اور ضمیر فصل میں کیا فرق ہیں ؟

جواب : بضمیر شان : بسا اوقات جملہ کی ابتداء میں ضمیرِ غائب آجاتی ہے جسکا کوئی مرجع نہیں ہوتا اور بعد والا جملہ اس ضمیر کی تفسیر کرتاہے ۔اس صورت میں اگر ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مونث کی ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہیں۔ جیسے هُوَ اللہُ آحَدٌ۔

ضمیر فصل : جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہو ں تو ان کے درمیان ایک ضمیر آتی ہے جسے ضمیر فصل کہتے ہیں : العالم هو العامل بعلمہ ۔

(نصاب النحو ص 223)

مرقات

سوال (01) : مرقات کے مصنف کا نام لکھیں؟

جواب : مرقات کے مصنف کا نام علامہ فضل امام خیر آبادی علیہ الرحمہ ہیں ۔

سوال (02) : کتاب مرقات کے مطابق علم کی تعریفات تحریر کریں ؟

جواب : 1۔حصول صورۃ الشئی فی العقل

2۔الصورۃ الحاصلۃ من الشیہ عند العقل

3۔الحاضر عند المدرک

4۔قبول النفس لتلک الصورۃ

5۔الاضافۃ الحاصلۃ بین العالم و المعلوم

(مرقاۃ ص 1)

سوال (03) : علم منطق کی تعریف ، موضوع و غرض و غایت لکھیں؟

جواب : علمِ منطق کی تعریف:

منطق کالغوی معنی گفتگو کرنا ہے جبکہ اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے: ''عِلْمٌ بِقَوَانِيْنَ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الذِّهْنَ عَنِ الْخَطَاءِ فِی الْفِكْرِ'' یعنی ایسے قوانین کا جاننا جن کا لحاظ ذہن کوغوروفکرمیں غلطی سے بچالے۔

موضوع:

وہ معلومات تصوریہ اور معلومات تصدیقیہ جو مجہول تصوری اور مجہول تصدیقی تک پہنچا دیں۔

غرض وغایت:

کسی چیز میں غوروفکر کرتے وقت ذہن کو غلطی سے بچانا۔

واضع:

علم منطق کو سب سے پہلے ارسطو نے سکندر رومی کے حکم سے وضع کیا۔
(نصاب المنطق ص 1)

سوال (04) :علم کی تعریف و اقسام اور انکی تعریفات تحریر کریں نیز حکم کی تعریف لکھیں؟

جواب : علم کی تعریف:

علم کا لغوی معنی جاننا ہے۔اور اصطلاح میں علم کی تعریف یہ ہے : " حُصُوْلُ صُوْرَةِ الشَّیْءِ فِی الْعَقْلِ" یعنی کسی شے کی صورت کا عقل میں آنا۔

علم کی اقسام

علم کی دوقسمیں ہیں : ۱۔ تصور ۲۔ تصدیق

۱۔تصور:

وہ علم ہے جس میں حکم نہ پایا جائے جیسے: صرف زید کاعلم۔

۲۔تصدیق:

وہ علم ہے جس میں حکم پایاجائے جیسے: زید کھڑاہے یا زید کھڑا نہیں ہے۔

حکم کی تعریف:

"نِسْبَۃُ أَمْرٍ اِلٰی أَمْرٍ آخَرَ اِیْجَاباً اَوْ سَلْباً" ایک شے کی دوسری شے کی طرف
(نصاب المنطق ص3)

سوال (04) : تصور و تصدیق میں حکماء اور امام رازی کا کیا اختلاف ہیں؟

جواب:حکماء کے نزدیک تصدیق اس حکم کا نام ہے جس جو تصورات ثلاثہ سے ملا ہو اہو ، یعنی تصدیق کے لیے تصورات ثلاثہ کا پایا جانا ضروری ہے ، اسی وجہ سے تصدیق بلا تصور نہیں پایئ جاتی اور امام رازی فرماتے ہیں کہ تصدیق نام ہے تصور اور تصورات ثلاثہ کے مجموعے کا۔
(مرقاۃ ص3)

سوال (05) :نظر و فکر کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں کہ منطق کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب : "تَرْتِیْبُ أُمُوْرٍ مَعْلُوْمَۃٍ لِیَتَأَدّٰی ذَالِکَ التَّرْتِیْبُ اِلیٰ تَحْصِیْلِ الْمَجْھُوْلِ"

یعنی امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ اس ترتیب سے کسی امر مجہول کا علم حاصل ہو،جیسے ہمیں معلوم ہے کہ عالم متغیر ہے اوریہ بھی معلوم ہے کہ ہرمتغیر چیز حادث ہے جب ہم نے ان دونوں کو ترتیب دیا کہ عالم متغیر ہے اور ہرمتغیر چیز حادث ہے تو ہمیں تیسری چیز معلوم ہوئی کہ عالم حادث ہے۔
(نصاب المنطق ص6)

سوال (06) : منطق کی وجہ تسمیہ لکھیں نیز یہ بتائیں کہ اہل منطق الفاظ سے بحث کیوں نہیں کرتے؟

جواب : وجہ تسمیہ:

منطق مصدرمیمی ہے جس کا معنی ہے گفتگو کرنا ۔کیونکہ یہ علم ،ظاہری اور باطِنِی نُطْقْ میں نکھار پیدا کرتا ہے اس لئے اسے منطق کہتے ہیں۔ نطقِ ظاہری(تکلّم) میں نکھار سے مرادیہ ہے کہ اس علم کا جاننے والا دوسروں کے مقابلے میں اچھے انداز سے گفتگو کر سکتاہے۔اور نطق باطنی(ادراک) میں نکھارسے مراد یہ ہے کہ اس علم کا جاننے والا اشیاء کے حقائق یعنی ان کی اجناس اورفصول وغیرہ سے واقف ہو جاتاہے۔
(نصاب المنطق ص1-2)

سوال (07) : علم منطق کے معلمین ثلاثہ کا نام تحریر کریں؟

جواب : سب سے پہلے ارسطاطالیس نے اس فن کو مدون کیا لہٰذ ااسے معلم اول کہا جاتا ہے ، فارابی کی کتب ضائع ہونے کے بعد ابوعلی ابن سینانے ازقسرنو اس علم کومدون کیا اس لئے اسکو معلم ثالث کہاجاتاہے ، فارابی کی کتب ضائع ہونے کے بعد ابوعلی ابن سینانے ازقسرنو اس علم کومدون کیا اس لئے اسکو معلم ثالث کہاجاتاہے۔
(نصاب المنطق ص0)

سوال (08) :دلالت اور وضع کی تعریف اور دلالت کی اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : دلالت کا لغوی معنی اَلْاِرْشادُ یعنی رہنمائی کرنا،راہ دکھانا ہے اوراصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے: كَوْنُ الشَّی بِحَیْثُ یَلْزَم من الْعِلْمِ بہ العلمُ بِشیْءٍ آخرَ یعنی کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس چیز کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے دلالت کہلاتا ہےپہلی چیز کو دالّ(دلالت کرنے والی) جبکہ دوسری چیز کو مدلول(جس پر دلالت کی گئی) کہتے ہیں۔ جیسے دھواں اور آگ

وضع کا لغوی معنی "رکھنا "ہے اور اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے: " تَخْصِیْصُ شَیْءٍ بِشَیْءٍ مَتٰی اُطْلِقَ الشَّیْءُ الاَوَّلُ فُہِمَ مِنْہُ الشَّیْءُ الثَّانِیْ" یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص کردیناکہ پہلی چیزکے علم سے دوسری چیزکا علم حاصل ہوجائے وضع کہلاتاہےپہلی کومَوْضُوْع اوردوسری کو موضوع لَہٗ کہاجاتاہے۔ جیسے لفظ قلم کے جاننے سے خود قلم کا علم حاصل ہوتا ہے

اس مثال میں لفظِ قلم موضوع اور خود قلم موضوع لہ ہے نیز خاص کرنے والے کو واضِعْ کہا جاتاہے۔

دلالت کی اقسام

دلالت کی دوقسمیں ہیں: ۱۔دلالت لفظیہ ۲۔ دلالت غیر لفظیہ

۱۔دلالت لفظیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو جیسے:لفظ کراچی کی دلالت شہر کراچی پر۔

۲۔ دلالت غیر لفظیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہوجیسے: دھوئیں کی دلالت آگ پر ۔ (نصاب المنطق ص8)

سوال (09) : دلالت لفظیہ و غیر لفظیہ اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : دلالت لفظیہ اور غیر لفظیہ میں سے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں۔

(۱)------ وضعیہ (۲)------طبعیہ (۳) ------عقلیہ

یوں دلالت کی کل چھ اقسام ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔دلالت لفظیہ وضعیہ۔ ۲۔ دلالت لفظیہ طبعیہ۔ ۳۔ دلالت لفظیہ عقلیہ۔ ۴۔ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ۔ ۵۔ دلالت غیر لفظیہ طبعیہ۔ ۶۔ دلالت غیر لفظیہ عقلیہ۔

۱۔ دلالت لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے۔ جیسے: لفظ زید کی دلالت ذات زید پر۔کیوں کہ واضع نے لفظ زید کو وضع ہی اس لئے کیا ہے کہ یہ ذات زید پر دلالت کرے۔

۲۔دلالت لفظیہ طبعیہ: وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے۔ جیسے: لفظ اُحْ اُحْ کی دلالت سینے کے درد پر۔کیوں کہ درد کے وقت طبیعت عموماً اس قسم کے الفاظ نکالنے پرمجبور ہو جاتی ہے۔اس دلالت میں "اح اح" دال اور" سینے کا درد"مدلول ہے۔

۳۔ دلالت لفظیہ عقلیہ: وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر محض عقل کے چاہنے کی وجہ سے دلالت کرے اور اس میں وضع اور طبیعت کا دخل نہ ہو۔جیسے: دیوار کے پیچھے سے سنائی دیئے جانے والے لفظ "دیزدیز" کی دلالت بولنے والے کے وجود پر۔اس مثال میں لفظ "دیزدیز" دال اور "بولنے والے کا وجود" مدلول ہے۔

۴۔ دلالت غیر لفظیہ وضعیہ: وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے۔ جیسے: سگنل کی لال بتی کی دلالت رکنے پر،سبز بتی کی دلالت چلنے پر۔

۵۔ دلالت غیر لفظیہ طبعیہ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی اپنے مدلول پر دلالت طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے ہو۔ جیسے: آنسو ؤں کے بہنے کی دلالت غم پر۔

۶۔ دلالت غیر لفظیہ عقلیہ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی اپنے مدلول پر دلالت محض عقل کے چاہنے کی وجہ سے ہو اور اس میں وضع اور طبیعت کا دخل نہ ہو۔ جیسے: دھوپ کی دلالت سورج کے نکلنے پر۔ (نصاب المنطق ص11)

سوال (10) : دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام بتائیں؟

جواب : اس کی تین اقسام ہیں:

۔ دلالت لفظیہ وضعیہ مطابقیہ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ جس میں لفظ اپنے پورے معنی" موضوع لہ" پر دلالت کرے جیسے: چاقو کی دلالت پھل اور دستے پر۔

۲۔ دلالت لفظیہ وضعیہ تضمنیہ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ جس میں لفظ اپنے معنی "موضوع لہ" کے صرف جزء پر دلالت کرے جیسے: لفظ چاقو کی دلالت صرف دستے یا پھل پر۔

۳۔ دلالت لفظیہ وضعیہ التزامیہ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ جس میں لفظ اپنے معنی "موضوع لہ" کے لازم پر دلالت کرے(۱) جیسے: لفظِ سورج کی دلالت دھوپ پر۔

(نصاب المنطق ص14)

سوال (11) : لفظ دال کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : لفظ دال یعنی وہ لفظ جس کو کسی معنی پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا جاتاہے،اس لفظ کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ مفرد   ۲۔مرکب

۱۔مفرد:

''مَا لاَ یُقْصَدُ بِجُزْئِہِ الدَّلاَلَۃُ عَلیٰ جُزْءِ مَعْنَاہ، "وہ لفظ جس کے جز سے اس کے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے جیسے: زید ۔

۲۔ مرکب:

''مَا يُقْصَدُ بِجُزْ ئِہِ الدَّلَالَۃُ عَلیٰ جُزْءِ مَعْنَاہ،'' وہ لفظ جس کے جز سے اس کے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد کیا جائے جیسے:۔عبداللہ کی دلالت" اللہ کے بندے" پر،جبکہ یہ عَلَم نہ ہو۔ (نصاب المنطق ص17)

سوال (12) : معنی کے مستقل ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مفرد کی اقسام بتائیں؟

جواب : اس اعتبار سے لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں ۔ ۱۔ اسم ۲۔ کلمہ ۳۔ ادا‌ۃ

۱۔ اسم:

وہ لفظ مفرد ہے جو اپنا معنی خود بتائے اور اس کا صیغہ یعنی ساخت اور ہیئت کسی زمانے پر دلالت نہ کرے جیسے: زَیْدٌ ، اَلْمَسْجِدُ، اَلصُّبْحُ، فَرَسٌ۔

۲۔کلمہ:

وہ لفظ مفرد ہے جو اپنا معنی خود بتائے اور اس کا صیغہ یعنی بناوٹ اور صورت کسی زمانہ معین یعنی ماضی،حال یامستقبل پر دلالت کرے۔جیسے: نَصَرَ(اس نے مدد کی)، یَنْصُرُ(وہ مدد کرتاہے یا کریگا)۔

۳۔ادا‌ۃ:

وہ لفظ مفرد ہے جو اسم یاکلمہ سے مل کر اپنے معنی بتائے۔ جیسے:مِنْ (سے) اِلیٰ(تک)۔ (نصاب المنطق ص20)

سوال (13) :وحدت و کثرت کے اعتبار سے مفرد کی اقسام بتائیں؟

جواب : اس اعتبا ر سے لفظ مفرد کی دو قسمیں ہیں ۔

۱۔ متحد المعنی ۲۔ متکثر المعنی

۱۔ متحد المعنی:

وہ لفظ مفرد جس کا ایک ہی معنی ہو جیسے: زَیْدٌ۔

۲۔ متکثر المعنی:

وہ لفظ مفرد جس کے ایک سے زائد معنی ہوں جیسے: لفظ عَیْنٌ اس لفظ کے کئی معنی ہیں مثلا آنکھ، پانی کاچشمہ ،جاسوس،گھٹنا وغیرہ۔ (نصاب المنطق ص21)

سوال (14) :متحد المعنی اور متکثر المعنی کی اقسام بتائیں؟

جواب : متحد المعنی کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔عَلَمْ   ۲۔ مُتَوَاطِیْ   ۳۔ مُشَکِّکْ

۱۔عَلَمْ:

وہ لفظ مفرد ہے جس کا ایک معنی ہو اور و ہ مُتَعَیَّنْ اورخاص ہو جیسے: زید ۔

۲۔مُتَوَاطِی:

متواطی تواطؤسے مشتق ہے جس کا لغوی معنی "پورا پورا صادق آنا،متفق ہونا"ہے اور اصطلاح میں اس سے مرادوہ لفظ مفردجس کا معنی مُتَعَیَّنْ اورخاص نہ ہو۔ بلکہ وہ بہت سارے افراد پر برابر برابر صادق آئے۔جیسے: انسان کہ یہ اپنے تمام افراد (زید، عمرو ،بکروغیرہ) پر مساوی طور پرصادق آتاہے یہ نہیں کہ زید پر انسان کا صدق اولیٰ اور پہلے ہو اور عمرو پر غیر اولیٰ اور بعد میں ہو۔

۳۔مُشَکِّکْ:

مشکک کا لغوی معنی ہے شک میں ڈالنے والا،اور اصطلاح میں اس سے مرادوہ لفظ مفرد ہے جس کاایک معنی ہولیکن مُتَعَیَّنْ اورخاص نہ ہو بلکہ وہ بہت سارے افراد پر ایسے صادق آئے کہ بعض پر اشد اور بعض پر اضعف ہوبعض پرپہلے ،بعض پر بعد میں۔
جیسے: وُجُوْدٌ،أَبْیَضُ،أَسْوَدُ،طَوِیْلٌ وغیرہ الفاظ

(-----متکثر المعنی کی اقسام-----)

اس کی چار قسمیں ہیں ۔ ۱۔مشترک   ۲۔منقول   ۳۔ حقیقت   ۴۔ مجاز

۱۔مشترک:

وہ لفظ مفردجس کے کثیر معانی ہوں اورواضع نے اس لفظ کوہرہرمعنی کیلئے ابتداء علیحدہ علیحدہ وضع کیا ہوجیسے: ہار ،پھل،ہارکے دومعنی ہیں ایک شکست جو جیت کا مقابل ہے دوسرا وہ جو گلے میں پہنا جاتاہے۔ اسی طرح پھل کے بھی دو معنی ہیں ایک تو جو کھایا جاتا ہے دوسرا وہ جو چاقواورتیرمیں لگایاجاتا ہے ،اسی طرح عربی میں"عین"جس کے معنی ذات، آنکھ،سونا(دھات)،سورج وغیرہ ہیں۔

۲۔منقول:

وہ لفظ مفرد جس کوابتداءً توایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو لیکن پھر اس کا استعمال کسی دوسرے معنی میں اس طرح ہونے لگا ہو کہ پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیاہو۔ جیسے: لفظ صَلٰوۃٌ کہ ابتداءً تو اس کی وضع دعا کیلئے تھی لیکن پھر یہ نماز کے معنی میں ایسا مشہور ہوگیا کہ دعا والے معنی کوچھوڑ دیاگیا۔

منقول کی اقسام

لفظ کے ایک معنی کو دوسرے معنی میں نقل کرنے کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

۱۔ منقول شرعی ۲۔ منقول عرفی ۳۔ منقول اصطلاحی

۱۔منقول شرعی:

وہ منقول جس کو نقل کرنے والے اہلِ شرع ہوں۔ جیسے: لفظ صَلٰوۃٌ۔اسے پہلے معنی (یعنی دعا)سے دوسرے معنی(یعنی نماز)کی طرف نقل کرنے والے اہل شرع ہیں۔ ایسے ہی لفظ زکوۃ ،حج،روزہ وغیرہ ان سب کے لغوی معنی کچھ اور ہیں لیکن شریعت میں لغوی معنی نہیں بلکہ مخصوص معنی مراد ہیں ۔

۲۔ منقول عرفی:

وہ منقول جس کو نقل کرنے والےعرف عام ہوں جیسے: لفظ کو فتہ کے اصلی معنی کوٹاہوا ۔ پھر عام اہل زبان اس کو گو ل کباب کے معنی میں استعمال کرنے لگے،اسی طرح لفظ "دَابَّۃٌ"۔

۳۔ منقول اصطلاحی:

وہ منقول جس کو نقل کرنے والے مخصوص طبقہ کے لوگ ہوں ۔ جیسے: "لفظ"کا لغوی معنی پھینکنا ہے مگر بعد میں نحوی اسے ایک مخصوص معنی کیلئے استعمال کرنے لگے۔

۳۔ حقیقت:

وہ لفظ مفرد جو اس معنی میں استعمال ہوجس کیلئے اسے وضع کیا گیاتھا۔ جیسے: لفظ اسد حیوانِ مفترس(چیرپھاڑکرنے والادرندہ) کے معنی میں استعمال ہو تو حقیقت ہے۔

۴۔ مجاز:

وہ لفظ مفرد جو اس معنی میں استعمال نہ ہو جس کیلئے اسے وضع کیا گیا تھا جیسے: لفظ اسدبہادر آدمی کے معنی میں استعمال ہو تو مجاز ہےکیونکہ لفظ اسد کو بہادر آدمی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ (نصاب المنطق ص23)

سوال (15) :مرکب کی اقسام اور انکی اقسام بھی بیان فرمائیں؟

جواب :

لفظِ مرکب کی دوقسمیں ہیں ۔

۱۔ مرکب تام ۲۔ مرکب ناقص

۱۔ مرکب تام:

مَایَصِحُّ السُّکُوْتُ عَلَیْہِ۔ جس پر سکوت درست ہو۔
یعنی متکلم نے جب کوئی کلام کیا تو سننے والے کو اسی سے پوری بات سمجھ میں آجائےکسی دوسرے لفظ کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

۲۔مرکب ناقص:

''مَالاَ یَصِحُّ السُّکُوْتُ عَلَیْہِ'' جس پر سکوت درست نہ ہو،یعنی متکلم نے جب کوئی کلام کیا تو سننے والے کو اسی سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ کسی دوسرے لفظ کا انتظار کرنا پڑے۔ جیسے:: غُلا مُ زَیْد۔

مرکب تام کی اقسام

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں ۔ ۱۔ خبر(قضیہ) ۲۔ انشاء

۱۔خبر:

وہ مرکب ہے جس میں صدق وکذب کااحتمال ہو اسے قضیہ بھی کہتے ہیں۔
جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔
۔انشاء:

وہ مرکب ہے جس میں صدق وکذ ب کا احتمال نہ ہو۔ جیسے: أُنْصُرْ (مدد کر)۔

مرکب ناقص کی اقسام

مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مرکب تقییدی ۲۔ مرکب غیر تقییدی

۱۔ مرکب تقییدی:

''اِنْ کَانَ الْجُزْءُ الثَّانِی قَیْدًا لِلْاَوَّل فَھُوَ مُرَکَّبٌ تَقْیِیْدِیٌّ '' یعنی اگر دوسرا جز پہلے جز(۱) کیلئے قید بنے تو وہ مرکب تقییدی ہے۔ جیسے: غُلامُ زَیْدٍ، رَجُلٌ عَالِمٌ (۲)وغیرہ۔

وضاحت:

"غلام ُزید" میں دوسرا جز یعنی "زید" پہلے جز یعنی "غلام "کو مقید کرنے والا ہے کیونکہ غلام کسی کا بھی ہوسکتا تھا ۔لیکن زیدنے اسے مُقَیَّدکردیا۔

۲۔ مرکب غیر تقییدی:

''اِنْ لَمْ يَكُنِ الْجُزْءُ الثَّانِى قَيْدًا لِلْأَوَّلِ فَهُوَ مُرَكَّبٌ غَيْرُ تَقْيِيْدِيٍّ'' اگر دوسرا جز پہلے جز کے لئے قید نہ بنے تووہ مرکب غیر تقییدی ہے۔جیسے: فِی الْبُسْتَانِ أَحَدَ عَشَرطِفْلاً وغیرہ۔ (نصاب المنطق ص23)

سوال (16) : مفہوم کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : مفہوم:

'' مَاحَصَلَ فِی الذِّهْنِ'' یعنی جو چیز ذھن میں آئے اسے مفہوم کہتے ہیں۔

(------مفہوم کی اقسام------)

اس کی دو قسمیں ہیں ۔ ۱۔ جزئی ۲۔ کلی

۱۔جزئی:

''هُوَ مَفْهُوْمٌ اِمْتَنَعَ فَرْضُ صِدْقِهٖ عَلىٰ كَثِيْرِيْنَ'' وہ مفہوم جس کا صدق کثیرافراد پر تجویز کرناعقلا ممتنع ہو جیسے: زید کہ اس کا صدق ایک خاص اور متعین ذات پر ہوتا ہے۔

۲۔کلی :

''هُوَ مَفْهُوْمٌ لاَ يَمْتَنِعُ فَرْضُ صِدْقِهٖ عَلىٰ كَثِيْرِيْنَ'' یعنی وہ مفہوم جس کا صدق کثیرافراد پر تجویز کرناعقلا ممتنع نہ ہوجیسے: انسان۔

(نصاب المنطق ص33)

سوال (17) : نسبت کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : نسبت تساوی: وہ نسبت جو ایسی دو کلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے ہر ایک دوسری کلی کے ہرہر فرد پر صادق آئے۔جیسے:انسان اور ناطق کے درمیان نسبت ۔

۲۔ نسبت تباین:

وہ نسبت جو ایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے کوئی کلی بھی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے: انسان اورپتھر ۔

۳۔ نسبت عموم خصوص مطلق:

وہ نسبت جو ایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ ان میں سے ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے لیکن دوسری کلی پہلے کے ہرہر فرد پر صادق نہ آئے بلکہ بعض پر صادق آئے۔جیسے: ولی ،اورعالم کے درمیان نسبت ۔

۴۔نسبت عموم خصوص من وجہ:

وہ نسبت جو ایسی دوکلیوں کے درمیان پائی جائے کہ جن میں ہر ایک دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے: حیوان واسود کے درمیان نسبت(۱)۔
(نصاب المنطق ص35)

سوال (18) : جزئی کی اقسام بیان فرمائیں؟
جواب : ۱۔جزئی حقیقی:

وہ مفہوم جس کا صدق کثیر افرادپرفرض کرنا درست نہ ہو ۔جیسے: زید کہ اس کا صدق ایک خاص اور معین ذات پر ہوتا ہے کما سبق۔

وضاحت:

زید کا مفہوم" ذات زید "پر دلالت کرتا ہے۔عمر و ،بکر وغیرہ پر نہیں۔لہذا زید کا مفہوم ایسا مفہوم ہوا جس میں اس کے علاوہ کوئی شریک نہیں۔

۲۔ جزئی اضافی:

''هُوَ مَا كَانَ أَخَصُّ تَحْتَ الأَعَمِّ'' یعنی ہروہ اخص جو اعم کے تحت آئے۔ جیسے: انسان۔

وضاحت:

چونکہ انسان کے افراد حیوان کے افراد سے کم ہیں۔ لہذانسان اخص ہے یہ صرف انسانوں (زید، عمر ،بکروغیرہ) پر ہی بولا جاتاہے اور حیون اعم ہے کیونکہ یہ انسانوں کے علاوہ دیگر اشیاء (حمار، غنم، فرس وغیرہ) پر بھی بولا جاتاہے۔ لہذا انسان ایسا اخص ہوا جو اعم
(نصاب المنطق ص39)

سوال (19) : کلی کی اقسام بتائیں؟
جواب : کلی کی دوطرح سے تقسیم کی جاتی ہے۔

(1)--- کلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کل تین قسمیں بنتی ہیں ۔

۱۔واجب الوجود:

جس کا عدم(نہ ہونا) محال ہو اور وجود(ہونا) ضروری ہو اس کلی کاایک ہی فرد پایا جاتا ہے یعنی ذات باری تعالی عزوجل۔

۲۔ ممتنع الوجود:

جس کا وجود محال ہو اورعدم ضروری ہو۔جیسے: شریکِ باری تعالی۔

۳۔ ممکن الوجود:

جس کا وجود اورعدم دونوں محال نہیں یعنی جس کا وجود وعدم دونوں ممکن ہوں۔جیسے: عنقاء، یاقوت کا پہاڑ وغیرہ۔

(2)۔۔۔۔۔ کلی کے اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے۔ اس اعتبار سے کلی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ کلی ذاتی　　　۲۔ کلی عرضی

۱۔کلی ذاتی:

جو کلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہواسے کلی ذاتی کہتے ہیں۔جیسے: جنس ،نوع ، فصل ۔

۲۔کلی عرضی:

جو کلی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہووہ کلی عرضی ہے جیسے: خاصہ ،عرض عام　　　(نصاب المنطق ص39)

سوال (20) : کلیاتِ خمسہ بیان فرمائیں؟

جواب : جنس:

''ھُوَ کُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلیٰ کَثِیْرِیْنَ مُخْتَلِفِیْنَ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ مَاھُوَ'' یعنی جنس وہ کلی ہے جو مَاہُوَ کے جواب میں ایسے بہت سارے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں۔جیسے: حیوان۔

نوع(**حقیقی**) :

''ھُوَکُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلیٰ کَثِیرِیْنَ مُتَّفِقِیْنَ بِالْحَقَائِقِ فِیْ جَوَابِ مَاھُوَ''
نوع ایسی کلی ہے جو ماھو کے جواب میں ایسے بہت سارے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں ایک جیسی ہوں۔جیسے: انسان ۔

فصل:

''ھُوَ کُلِّیٌّ مَقُوْلٌ عَلَی الشَّیْ ءِ فِی جَوَابِ ''أَ یُّ شَیْءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہٖ''
یعنی فصل ایسی کلی ہے جو ای شی ھو فی ذاتہ کے جواب میں کسی شی پر بولی جائے جیسے: ناطق۔

وضاحت:

جب ہم انسان کے بارے میں سوال کریں کہ اَلْاِنْسَانُ أَیُّ شَیْ ءٍ ھُوَ فِیْ ذَاتِہٖ یعنی انسان اپنی ذات کے اعتبار سے کیا ہے تو جواب دیا جائے گا کہ وہ ناطق ہے لہذا معلوم ہوا کہ ناطق انسان کیلئے فصل ہے۔

خاصہ:

''ھُوَ کُلِّیٌّ خَارِجٌ عَنْ حَقِیْقَۃِ الأَفْرَادِ مَقُوْلٌ عَلیٰ أَفْرَادٍ وَاقِعَۃٍ تَحْتَ حَقِیْقَۃٍ وَاحِدَۃٍ'' یعنی خاصہ وہ کلی ہے جو افراد کی حقیقت سے خارج ہواور ایسے افراد پربولی جائے جوایک ہی حقیقت کے تحت واقع ہوں جیسے: ضاحک انسان کیلئے۔ اسے" عرض خاص" بھی کہا جاتاہے۔

وضاحت:

ضاحک انسان کیلئے خاصہ ہے کیونکہ یہ انسان کی حقیقت(حیوان ناطق)سے خارج ہے اور یہ (یعنی ضحک) صرف اورصرف انسان ہی کے افراد میں پایا جاتاہے۔

۲۔عرض عام:

''ھُوَ کُلِّیٌّ خَارِجٌ عَنْ حَقِیْقَۃِ الأَفْرَادِ مَقُوْلٌ عَلیٰ أَفْرَادٍ وَاقِعَۃٍ تَحْتَ حَقِیْقَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَعَلیٰ غَیْرِھَا'' یعنی عرض عام وہ کلی ہے جوافرادکی حقیقت سے خارج ہواورایسے افراد پر بولی جائے جوایک حقیقت کے تحت واقع ہوں اور ایسے افراد پربھی بولی جائے جن کی حقیقت مختلف ہو۔ جیسے: ماشی انسان کے افراد کیلئے بھی بولا جاتاہے اورغنم، فرس کے افرادکیلئے بھی بولا جاتاہے ۔

(نصاب المنطق ص56-39)

سوال (21) : ترتیب کے اعتبار سے جنس کی اقسام بتائیں؟

جواب : ترتیب کے اعتبار سے جنس کی تقسیم

اس اعتبار سے جنس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔جنس عالی:

''ھُوَ مَالاَیَکُوْنُ فَوْقَہ، جِنْسٌ وَیَکُوْنُ تَحْتَہ، جِنْسٌ'' یعنی وہ جنس جس کے اوپر توکوئی جنس نہ ہو لیکن اس کے نیچے جنس پائی جائے۔جیسے: جوہر ۔

فائدہ:

جنس عالی کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔

۲۔جنس سافل:

''وَھُوَ مَالَایَکُوْنُ تَحْتَہ، جِنْسٌ وَیَکُوْنُ فَوْقَہ، جِنْسٌ '' یعنی وہ جنس جس کے نیچے تو کوئی جنس نہ پائی جائے جبکہ اس کے اوپر جنس پائی جائے۔جیسے: حیوان۔

فائدہ:

جنسِ سافل کے تحت نوع پائی جاتی ہے جنس نہیں جیسے: حیوان کے تحت انسان ۔

۳۔جنس متوسط:۔

''وَھُوَ مَایَکُوْنُ تَحْتَہ، وَفَوْقَہ، جِنْسٌ'' یعنی وہ جنس جس کے اوپر بھی جنس ہواور نیچے بھی۔ جیسے: جسم نامی ۔

۴۔ جنس مفرد:

''ھُوَ مَالاَ یَکُوْنُ تَحْتَہ، جِنْسٌ وَلاَ فَوْقَہ، أَیْضًا'' یعنی وہ جنس جس کے اوپر نیچے کوئی جنس نہ ہو جیسے: عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس نہ مانا جائے ۔ (نصاب المنطق ص47)

سوال (22) : نوع اضافی کی تعریف لکھیئے؟

جواب : نوع اضافی:

''ھُوَ مَا ھِیَۃٌ یُقَالُ عَلَیْھَا وَعَلیٰ غَیْرِھَا الْجِنْسُ فِیْ جَوَابِ مَاھُوَ'' یعنی نوعِ اضافی ایسی ماہیت ہے اگر اس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر مَا ھُوَکے ذریعے سوال کیا جائے تو جواب میں جنس آئے جیسے: حیوان۔

وضاحت:

حیوان نوعِ اضافی ہے کیونکہ اگر اس کو کسی دوسری ماہیت سے ملا کر ماھو کے ذریعے سوال کریں تو جواب میں جنس آئے گا۔جیسے: اَلْحَیَوَانُ وَالشَّجَرُ مَاھُمَا تواس کا جواب'' جسم نامی'' آئے گاجو کہ جنس ہے۔ (نصاب المنطق ص51)

سوال (23) : ترتیب کے اعتبار سے نوع کی اقسام بتائیں؟

جواب : اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ نوع عالی ۲۔ نوع سافل ۳۔ نوع متوسط ۴۔ نوع مفرد

۱۔ نوع عالی:

''ھُوَ مَا یَکُوْنُ تَحْتَہ، نَوْعٌ وَلاَ یَکُوْنُ فَوْقَہ، نَوْعٌ'' یعنی وہ نوع جس کے نیچے تو نوع پائی جائے لیکن اس کے اوپر کوئی نوع نہ ہو۔ جیسے: جسم مطلق۔

۲۔ نوع سافل:

''هُوَ مَا لاَ يَكُوْنُ تَحْتَہ، نَوْعٌ وَيَكُوْنُ فَوْقَہ، نَوْعٌ'' یعنی وہ نوع جس کے نیچے کوئی نوع نہ ہو لیکن اس کے اوپر نوع ہو ۔

فائدہ:

نوعِ سافل کو نوعُ الانواع بھی کہا جاتاہے کیونکہ یہ نوع تمام انواع سے اخص ہے۔ جیسے: انسان۔

۳۔ نوع متوسط:

''هُوَ مَايَكُوْنُ تَحْتَہ، نَوْعٌ وَفَوْقَہ، نَوْعٌ'' یعنی وہ نوع جس کے اوپر بھی نوع ہو اور نیچے بھی۔جیسے: جسم نامی۔

۴۔ نوع مفرد:

''هُوَ مَالا يَكُوْ نُ تَحْتَہ، نَوْعٌ وَلاَ فَوْقَہ،'' یعنی وہ نوع جس کے اوپر نیچے کوئینوع موجود نہ ہو۔جیسے: عقل جبکہ جوہر کو اس کی جنس مانا جائے ۔
(نصاب المنطق ص50)

سوال (24) : اجناس عالیہ تحریر فرمائیں ؟

جواب : اجناس عالیہ 10 ہیں اور عالم میں کوئی چیز ان سے خارج نہیں، انہیں مقولات بھی کہتے ہیں ، وہ یہ ہیں :
جوہر ، کم ، کیف ، اضافت ، این ، ملک ، فعل ، انفعال ، متی ، وضع
(مرقاۃ ص24)

سوال (25) : فصل کی اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : قرب وبعد کے اعتبار سے فصل کی تقسیم

اس اعتبار سے فصل کی دوقسمیں ہیں ۔

۱۔ فصل قریب:

''هُوَ الْمُمَيِّزُ عَنِ الْمُشَارِكَاتِ فِى الْجِنْسِ الْقَرِيْبِ'' وہ فصل ہے جوماہیت کو جنس قریب کے مشارکات سے جداکردے جیسے: ناطق انسان کیلئے ۔

وضاحت:

ناطق انسان کیلئے فصل قریب ہے کیونکہ حیوان جوکہ انسان کیلئے جنس قریب ہے ،اس میں جو چیزیں انسان کے ساتھ حیوان ہونے میں شریک ہیں(جیسے: فرس ، حمار وغیرہ) ناطق نے انسان کو ان سب سے جدا کردیا۔

فصل بعید:

" هُوَالْمُمَيِّزُ عَنِ الْمُشَارِكَاتِ فِی الْجِنْسِ الْبَعِیْدِ" وہ فصل ہے جو کسی ماہیت کو جنس بعید کے مشارکات سے جدا کرے۔جیسے: حَسَّاسْ انسان کیلئے

وضاحت:

حساس انسان کیلئے فصل بعید ہے کیونکہ جسم نامی (جو کہ انسان کیلئے جنس بعید ہے) میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک تھیں (جیسے: درخت وغیرہ) حساس نے انسان کو ان سب سے جدا کردیا ۔

نسبت کے اعتبار سے فصل کی تقسیم

اس اعتبار سے بھی فصل کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔ مُقَوِّمْ:

فصل کی نسبت نوع کی طرف ہوتواسے مقوم کہتے ہیں ۔

وضاحت:

فصل نوع کی حقیقت میں داخل ہوتی ہے اس لئے فصل کو نوع کے اعتبار سے مقوم کہتے ہیں کیونکہ مقوم کا معنی ہے کسی شی کی حقیقت میں داخل ہونے والا جیسے: ناطق یہ انسان کی حقیقت میں داخل ہے لھذا انسان کے لئے مقوم ہے ۔

۲۔مُقَسِّمْ:

فصل کی نسبت جنس کی طرف ہوتواسے مقسم کہتے ہیں۔

وضاحت:

فصل جنس کی تقسیم کرتی ہے اس لئے فصل کو جنس کے اعتبار سے مقسِّم کہتے ہیں کیونکہ مقسم کا معنی ہے تقسیم کرنے والا جیسے: ناطق حیوان کیلئے مقسِّم ہے کیونکہ یہ حیوان کی تقسیم کررہا ہے۔

(نصاب المنطق ص52)

سوال (26) : مقوم و مقسم کا حکم بیان فرمائیں؟

جواب : مقوم کاحکم:

ہروہ فصل جونوع عالی کیلئے مقوم ہوگی وہ نوع سافل کیلئے ضرور مقوم ہوگی جیسے: قَابِلٌ للأَبْعَادِ الثَّلْثَۃِ (طول ،عرض،عمق کو قبول کرنے والا) ہونا جسم مطلق کیلئے مقوم ہے اسی طرح یہ جسم نامی ،حیوان اورانسان کیلئے بھی مقوم ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو فصل نوع سافل کیلئے مقوم ہوگی وہ نوع عالی کیلئے بھی مقوم ہوگی جیسے: ناطق انسان کیلئے تو مقوم ہے لیکن یہ انسان سے اوپر والی کلیات (حیوان ،جسم نامی وغیرہ) کیلئے مقوم نہیں۔

مقسم کا حکم:

ہر وہ فصل جوجنس سافل کیلئے مقسم ہوگی وہ جنس عالی کیلئے بھی مقسم ہوگی جیسے: ناطق جس طرح یہ حیوان کیلئے مقسم ہے کہ اس نے حیوان کو دو حصوں میں تقسیم کردیاحیوان ناطق اورحیوان غیر ناطق۔ اسی طرح یہ جسم نامی اور جسم مطلق کیلئے بھی مقسم ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو فصل جنس عالی کیلئے مقسم ہو وہ جنس سافل کیلئے مقسم ہو جیسے: حساس یہ جسم نامی کیلئے تو مقسم ہے کہ اس نے جسم نامی کو حساس اور غیر حساس میں تقسیم کردیا لیکن یہ حیوان کیلئے مقسم نہیں۔ کیونکہ حیوان سارے حساس ہیں۔

(نصاب المنطق ص54)

سوال (27) :ذاتیات و عرضیاں سے کیا مراد ہیں ؟

جواب : کلیات خمسہ میں سے پہلی تین کلی یعنی جنس ، جوع اور فصل کو ذاتیات کہتے ہیں اور بقیہ دو یعنی عرض عام اور خاصہ کو عرضیات کہتے ہیں

-

(مرقاۃ ص28)

سوال (28) : عرض لازم و مفارق کی تعریفات تحریر فرمائیں؟

جواب :

معروض سے جد اہونے یا نہ ہونے کے اعتبارسے کلی عرضی کی تقسیم

اپنے معروض سے جدا ہونے یا نہ ہونے کے اعتبارسے کلی عرضی یعنی خاصہ اور عرض عام کی دوقسمیں ہیں : ۱۔ عرض لازم ۲۔ عرض مفارق

۱۔ عرض لاز م:

وہ کلی عرضی ہے جسکا اپنے معروض سے جداہونامتنع ہو ۔جیسے: زوجیت (یعنی جفت ہونا)چار کے عدد کیلئے۔

وضاحت:

اس مثال میں "اربعۃ" معروض اور "جفت ہونا"اس کا لازم ہے اور اس کا اپنے معروض یاملزوم سے جدا ہونامحال ہے ۔

۲۔ عرض مفارق:

وہ کلی عرضی ہے جس کا اپنے معروض سے جداہونا ممکن ہو ۔جیسے: حرکت آسمان کے لئے عرضِ مفارق ہے کیونکہ حرکت آسمان سے جدا ہوسکتی ہے ۔
(نصاب المنطق ص54)

سوال (29) : عرض لازم و عرض مفارق کی اقسام بتائیں ؟

جواب : 1-وہ لازم ہے جس کا تصور ملزوم کے تصور کے لئے لازم ہو کہ جیسے ہی ملزوم کا تصور کریں تو لازم کا تصور بھی اس کے ساتھ آجائے۔جیسے: بصر اعمی کیلئے۔

2- وہ ہے کہ لازم اور ملزوم اور ان کے مابین نسبت کے تصور کرتے ہی لزوم کا یقین حاصل ہو جائے۔ جیسے: زوجیت اربعہ کیلئے۔

وضاحت:

یعنی لازم وملزوم کے درمیان اتنا گہرا تعلق تونہ ہو کہ جب ملزوم کا تصور کیا جائے تولازم کا تصور بھی ذہن میں آجائے تاہم اتنا تعلق ضرور ہوکہ جب لازم وملزوم دونوں کا اوران دونوں کے درمیان جو نسبت ہے اس کا تصور کیا جائے توان کے درمیان لزوم کا یقین حاصل ہوجائے۔

عرض مفارق کی اقسام

۱۔قابل زوال:

وہ عرض ہے جومعروض سے جداہوجاتاہو۔ جیسے: غصہ کی سرخی۔

۲۔ناقابل زوال:

وہ عرض ہے جومعروض سے جدانہ ہوتاہو۔ جیسے: حرکت شمس ۔

وضاحت۔"فلک "معروض اور" حرکت "عرض ہے۔ جو آسمان سے جدا نہیں ہوتی۔

قابل زوال کی اقسام

اس کی دوقسمیں ہیں:

۱۔ سَرِیْعُ الزَّوَال ۲۔ بَطِیْئُی الزَّوَال

۱۔سریع الزوال:

وہ عرض ہے جواپنے معروض سے جلدی جداہوجاتاہو جیسے: غصہ کی سرخی ۔

۲۔ بطیئی الزوال:

وہ عرض ہے جواپنے معروض سے جلدی جدانہ ہو ۔جیسے: جوانی کہ یہ انسان سے جلدی جدا نہیں ہوتی۔

مرقاۃ)

ص 29،نصاب المنطق ص 62+64)

سوال (30) : معرف کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : معرِف کی تعریف:

''مُعَرِّفُ الشَّئْ ءِ مَایُحْمَلُ عَلَیْہِ لِاِفَادَۃِ تَصَوُّرِہٖ'' یعنی کسی شئے کا معرف وہ مفہوم ہوتا ہے جو اس شے پر محمول ہو،تاکہ اس شئے کے تصور کا فائدہ دے۔مثلا حیوانِ ناطق ،انسان کے لئے۔

وضاحت:

اس مثال میں انسان "معرَف یاشے " اور حیوانِ ناطق "معرِف"ہے۔اس معرِف یعنی حیوان ناطق کو انسان پر اس لئے محمول کیا گیا تاکہ انسان کی حقیقت معلوم ہوجائے ۔

معرِف کی اقسام:

معرف کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ حدِّتام ۲۔ حد ناقص ۳۔ رسمِ تام ۴۔ رسم ناقص

۱۔ حدتام:

''فَالتَّعْرِیْفُ اِنْ کَانَ بِالْجِنْسِ الْقَرِیْبِ وَالْفَصْلِ الْقَرِیْبِ یُسَمّٰی حَدًّا تَامًّا'' اگر تعریف جنسِ قریب اورفصلِ قریب سے ہو تو اسے حدتام کہتے ہیں ۔جیسے حیوانِ ناطق ،انسان کیلئے حدتام ہے کیونکہ حیوان انسان کیلئے جنس قریب اور ناطق انسان کیلئے فصل قریب ہے۔

۲۔ حد ناقص:

''اِنْ کَانَ بِالْجِنْسِ الْبَعِیْدِ وَالْفَصْلِ الْقَرِیْبِ أَوْبِہٖ وَحْدَہٗ یُسَمّٰی حَدًّا نَاقِصًا'' اگر تعریف جنسِ بعید اور فصلِ قریب سے ہو یا صرف فصلِ قریب سے ہوتو اسے حدِّ ناقص کہتے ہیں۔ جیسے: جسمِ ناطق یا صرف ناطق کے ذریعے انسا ن کی تعریف کرناحدِّ ناقص ہے کیونکہ جسم انسان کیلئے جنسِ بعید اور ناطق انسان کیلئے فصلِ قریب ہے۔

۳۔ رسم تام:

''اِنْ کَانَ بِالْجِنْسِ الْقَرِیْبِ وَالْخَاصَّۃِ یُسَمّٰی رَسْمًا تَامًّا'' اگر تعریف جنسِ قریب اورخاصہ سے ہو تو اسے رسمِ تام کہتے ہیں ۔ جیسے حیوانِ ضاحک کے

ذریعے انسان کی تعریف کرنا انسان کیلئے رسمِ تام ہے کیونکہ حیوان انسان کیلئے جنسِ قریب اور ضاحک انسان کاخاصہ ہے۔

۴۔ رسم ناقص:

اِنْ كَانَ بِالْجِنْسِ الْبَعِيْدِ وَالْخَاصَّةِ أَوْبِالْخَاصَّةِ وَحْدَهَا يُسَمّٰى رَسْمًا نَاقِصًا۔ اگر تعریف جنسِ بعید اورخاصہ سے ہو یا صرف خاصہ سے ہوتو اسے رسمِ ناقص کہتے ہیں جیسے: جسمِ ضاحک یا صرف ضاحک کے ذریعے انسان کی تعریف کرنا رسمِ ناقص ہے کیونکہ جسم انسان کیلئے جنسِ بعید اورضاحک انسان کا خاصہ ہے۔ (نصاب المنطق ص66)

سوال (30) : قضیہ کی تعریف اور اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : قضیہ: قضیہ کی تعریف دوطرح سے کی جاتی ہے۔

۱۔" هُوَ قَوْلٌ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ" قضیہ ایک ایسا قول ہے جو صدق وکذب کااحتمال رکھتاہے۔ ٢

۔" هُوَ قَوْلٌ يُقَالُ لِقَائِلِهِ اِنَّہ، صَادِقٌ فِيْهِ أَوْ كَاذِبٌ" قضیہ ایک ایسا قول ہے جس کے کہنے والے کو سچا یاجھوٹا کہا جاسکے۔ جیسے زَيْدٌجَالِسٌ۔

قضیہ کی اقسام:

قضیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱قضیہ حملیہ ۲۔ قضیہ شرطیہ

۱۔ قضیہ حملیہ:

قضیہ حملیہ کی دوطرح سے تعریف کی جاتی ہے :

۱۔" هِىَ مَا حُكِمَ فِيْهَا بِثُبُوْتِ شَيٍ لِشَيٍ أَوْ نَفْيِهٖ عَنْہُ" قضیہ حملیہ وہ قضیہ ہے جس میں ایک شے کا ثبوت دوسری شے کیلئے یا ایک شے کی نفی دوسر ی شی سے کی جاتی ہے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ زید کھڑاہے ا ور زَيْدٌ لَيْسَ بِقَائِمٌ زید کھڑا نہیں ہے۔

٢۔"هِىَ مَا يَنْحَلُّ اِلىٰ مُفْرَدَيْنِ أَوْ اِلىٰ مُفْرَدٍ وَقَضْيَةٍ" یعنی وہ قضیہ جو دومفردوں یا ایک مفرد اور قضیہ کی طرف کھلے (تقسیم ہو) جیسے اَلْحِمَارُ حَيَوَانٌ،زَيْدٌ أَبُوْہ، قَائِمٌ۔

قضیہ شرطیہ:

قضیہ شرطیہ کی بھی دوطرح سے تعریف کی جاتی ہے۔

١۔"هِىَ لَمْ يَكُنِ الْحُكْمُ فِيْهَا بِثُبُوْتِ شَئْ لِشَيٍ أَوْنَفْيِهٖ عَنْهُ" وہ قضیہ جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کے لئے ثابت کرنے یا ایک چیز سے دوسری چیز کی نفی کرنے کاحکم نہ پایا جائے۔

٢۔"هُوَ مَايَنْحَلُّ اِلىٰ قَضِيَّتَيْنِ" وہ قضیہ جو دوقضیوں کی طرف کھلے(تقسیم) ہو۔ جیسے اِنْ كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ اگر سورج موجود ہوگا تودن موجود ہوگایہ قضیہ دوقضیوں كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً اور أَلنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ کی طرف تقسیم ہورہاہے۔
(نصاب المنطق ص73)

سوال (31) : قضیہ شرطیہ و حملیہ کے اجزاء کون کون سے ہیں؟
جواب : قضیہ حملیہ کے اجزاء:

قضیہ حملیہ کے تین اجزاء ہیں: ١۔ موضوع ٢۔ محمول ٣۔ رابطہ

موضوع:

محکوم علیہ کو موضوع کہتے ہیں۔

محمول:

محکوم بہ کو محمول کہتے ہیں۔

رابطہ:

وہ لفظ جونسبت پردلالت کرے اس کو رابطہ کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کے اجزاء:

اس کے تین اجزاء ہیں۔
١۔ مُقَدَّمْ ٢۔ تَالِئْ ٣۔ رابطہ

مقدم:

قضیہ شرطیہ کے پہلے جز کومقدم کہتے ہیں۔

تالی:

قضیہ شرطیہ کے دوسرے جز کو تالی کہتے ہیں۔

رابطہ:

مقدم اور تالی کے درمیان جو حکم ہوتاہے اس کو رابطہ کہتے ہیں۔جیسے اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً فَالنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ اس مثال میں کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَۃً مقدم اور اَلنَّھَارُ مَوْجُوْدٌ تالی ہے اور ان دونوں کے درمیان جو حکم ہے وہ رابطہ ہے۔

(نصاب المنطق ص75)

سوال (32) :قضیہ محصورہ کی اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : قضیہ محصورہ کی اقسام:

قضیہ محصورہ کی چارقسمیں ہیں۔

۱۔ موجبہ کلیہ ۲۔موجبہ جزئیہ ۳۔ سالبہ کلیہ ۴۔ سالبہ جزئیہ

۱۔موجبہ کلیہ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں محمول کا حکم موضوع کے تمام افراد کیلئے ثابت ہو۔

جیسے: کُلُّ اِنْسَانٍ حَیَوَانٌ۔

۲۔ موجبہ جزئیہ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں محمول کا حکم موضوع کے بعض افراد کیلئے ثابت ہو۔

جیسے: بَعْضُ الْحَیَوَانِ اِنْسَانٌ۔

۳۔ سالبہ کلیہ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں محمول کے حکم کی، موضوع کے ہرہرفرد سے نفی کی گئی ہو۔جیسے: لَاشَیْءَ مِنَ الاِنْسَانِ بِحِمَارٍ۔

۴۔ سالبہ جزئیہ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں محمول کے حکم کی ،موضوع کے بعض افراد سے نفی کی گئی ہو۔ جیسے: بَعْضُ الْحَیَوَانِ لَیْسَ بِحَمَارٍ۔

(نصاب المنطق ص83)

سوال (33) :سور کی تعریف کے ساتھ محسورات اربعہ تحریر کریں؟

جواب : سُوْر کا بیان:

وہ لفظ جس کے ذریعے افراد کی مقدار یعنی کلیت وجزئیت کوبیان کیاجائے اس کو سور کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

یہ سور البلد (شہر کی فصیل) سے ماخوذ ہے، جس طرح شہر کی فصیل شہر کو احاطہ میں لئے ہوتی ہے اسی طرح یہ لفظ بھی موضوع کے افراد کو احاطہ میں لئے ہوئے ہوتاہے۔

محصورات اربعہ کے سور:

*------موجبہ کلیہ کا سور "کل" اور" لام استغراق" ہے جیسے كلُّ اِنْسَانٍ حَيَوَانٌ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔

*------موجبہ جزئیہ کا سور"بعض" اور"واحد" ہے بَعْضُ الْحَيَوَان اِنْسَانٌ۔ وَاحِدٌ مِنَ الْجِسْمِ جمَادٌ۔

*------سالبہ کلیہ کا سور" لاشی" "لا واحد "اور" نکرہ کا نفی کے تحت آنا ہے"۔ مثلا لآشَیٔ مِنَ الاِنْسَانِ بِحَجَرٍ۔ وَلآ وَاحِدَ مِنَ النَّارِ بِبَارِدٍ۔ مَا مِنْ مَاءٍ اِلاَّ وَہُوَ رَطَبٌ۔

*------سالبہ جزئیہ کا سور" لیس بعض" "بعض لیس" ہے ۔جیسے لَيْسَ بَعْضُ الْحَيَوَان بِحِمَارٍ۔بَعْضُ الْفَوَاكِہِ لَيْسَ بِحُلْوٍّ۔
(نصاب المنطق ص84)

سوال (34) :حمل کی تعریف و اقسام بیان فرمائیں؟

جواب : حمل کابیان

تعریف:

دوایسی چیزیں جو مفہوم کے اعتبار سے متغائر ہوں ان کو وجود کے اعتبار سے ایک کردینے کا نام حمل ہے ۔ جیسے زَيْدٌ كَاتِبٌ میں زید کا مفہوم اورہے اور کاتب کا مفہوم اور،مگر ان کو وجود کے اعتبار سے ایک کردیاگیاہے یعنی جو زید ہے وہی کاتب ہے اور جو کاتب ہے وہی زید ہے۔

حمل کی اقسام:

حمل کی دوقسمیں ہیں:

١۔ حمل بِالْاِشْتِقَاقْ ٢۔ حمل بِالْمُوَاطَاۃ

١۔ حمل بالاشتقاق:

وہ حمل جو"فی"،"ذو" یا"لام" کے واسطے سے ہو جیسے زَيْدٌ فِی الدَّارِ، اَلْمَالُ لِزَيْدٍ ،خَالِدٌ ذُوْمَالٍ اسے حمل بالاشتقاق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جہاں ان حروف کے ذریعے حمل ہوتاہے وہاں کوئی مشتق محذوف ہوتاہے۔

۲۔حمل بالمواطاۃ:

وہ حمل جوبلاواسطہ ہو جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ۔
(نصاب المنطق ص78)

سوال (35) : جہت مزکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تقسیم کیجیے؟

جواب : جہت سے مراد ایسا لفظ ہے جو مادہ قضیہ پر دلالت کرے ۔جیسے: ضرورت ،دوام، اطلاق اور امکان وغیرہ۔

اس اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دوقسمیں ہیں: ۱۔ مُوَجَّہَہ ۲۔ مُطْلَقَہ

۱۔ موجہہ:

موجہہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں جہت (ضرورت، دوام ،امکان وغیرہ) صراحتا ذکر کردی جائے۔ اس قضیہ کو رباعیہ بھی کہتے ہیں۔ مثلا : آلانسانٌ حیوانٌ بالضرورۃ۔

۲۔مُطْلَقَہ:

وہ قضیہ حملیہ جس میں جہت صراحتا ذکر نہ کی جائےمثلا : آلانسانٌ حیوانٌ۔

موجہہ کی اقسام:

قضیہ حملیہ موجہہ کی دوقسمیں ہیں : ۱۔ بَسِیْطَہ ۲۔ مُرَکَّبَہ

۱۔ بَسِیْطَہ:

وہ قضیہ موجہہ جس میں حکم صرف ایجاب(یعنی اثبات) کا ہویا صرف سلب کا ۔مثلا : آلانسانٌ حیوانٌ بالضرورۃِ۔ یا آلانسانٌ لیس بحیوان بالضرورۃِ۔

۲۔ مُرَکَّبَہ:

وہ قضیہ موجہہ جس میں ایجاب وسلب دونو ں کا حکم ہو ۔مثلا: بالضرورۃِ کلُّ کاتبٍ متحرکُ الاصابعِ ما دام کاتبالا دائما۔
(نصاب المنطق ص88)

سوال (36) : تناقض کی تعریف بیان فرمائیں؟

جواب : تناقض:

دوقضیوں کا ایجاب وسلب ہونے میں اس طرح مختلف ہو ناکہ ہر ایک اپنی ذات کے اعتبار سے اس بات کا تقاضا کرے کہ اگر پہلا قضیہ سچاہے تودوسرا ضرورجھوٹا ہے اوراگر پہلا جھوٹا ہے تودوسراضرور سچا۔جیسے زید سونے والاہے۔ زید سونے والانہیں ۔

(نصاب المنطق ص104)

نور الایضاح

سوال (01) : نور الایضاح کے مصنف کا نام لکھیں؟

جواب : نور الایضاح کے مصنف کا نام علامہ حسن بن عمار بن علی مصری علیہ الرحمہ ہیں ۔

سوال (02) : وہ کون سے پانی ہیں جن سے پاکی حاصل کی جا سکتی ہیں نیز پانی کی اقسام بھی بیان فرمائیں

جواب : وہ پانی جس سے پاکی حاصل کی جاتی ہے وہ سات ہیں :آسمان کا پانی ، دریا کا پانی ، نہر کا پانی ، کنوئیں کا پانی ، برف سے پگھلا ہو اپانی ، اولے کا پانی ، چشمے کا پانی۔

پانی کی اقسام پانچ ہیں :

1۔ طاہر مطہر غیر مکروہ : یہ ماء مطلق ہیں

2۔ طاہر مطہر مکروہ : وہ ایسا قلیل پانی ہے جس سے بلی یا بلی جیسے جانور نے پی لیا ہو۔

3۔طاہر غیر مطہر : ہو مستعمل پانی ہیں / ایسا پانی جسے رفع حدث یا قربت کے لیے استعمال کر لیا ہو ۔

4۔ماء نجس : و ہ ٹھہرا ہوا ، قلیل پانی جس میں نجاست گر گئی ہو ۔

5۔ ماء مشکوک : ایسا پانی جس کی طہوریت میں شک ہو جیسے وہ پانی جس سے گدھے یا خچر نے پی لیا ہو ۔ (نور الایضاح ص 26) **سوال (03)** : کوئیں سے کب بیس اور کب چالیس ڈول پانی نکالا جائگا؟

جواب : اگر کوئیں میں چوہا یا اس جیسا جانور گر کر مر ججائے تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور اگر مرگی ، بلی یا اس اس جیسا جانور گر کر مر جائے تو چالیس ڈول نکالنا لازم ہیں۔ (نور الایضاح ص 37)

سوال (04) : مرا ہوا جانور اگر کوے میں یا ماء قلیل میں گر جائے تو اس پانی کے ناپاک ہونے جا حکم کب سے لگایا جائیگا ، نور الایضاح کے مطابق جواب دیں؟

جواب : گر ماء قلیل میں مرا ہوا جانور پایا گیا تو اس پانی کے ناپاک ہونے کا حکم ایک دن ایک رات پہلے سے لگایا جائیگا اور اگر مر کر پھٹ ، پھول گیا تو اس تین دن رات سے اس ہانی کے ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔

(نور الایضاح ص 39)

سوال (05) : استنجاء کرنا (پاکی حاصل کرنا) کب فرض اور کب سنت ہے؟

جواب : سبیلین سے اگر اتنی نجاست نکلے کہ مخرج سے متجاوز نہ ہو تو استنجاء (پاکی حاصل کرنا) کرنا سنت اور اگر مخرج سے تجاوز کر جائے اور ایک درہم کی مقدار کع پہنچ جائے تو تو استنجاء کرنا کرنا واجب اور اگر ایک درہم سے زائد ہو جائے تو استنجاء کرنا فرض ہیں۔
(نور الایضاح ص 40)

سوال (06) : وہ کون سی اشیاء ہیں جن سے استنجاء کرنا مکروہ ہیں ؟

جواب : ہڈی ، آدمی یا چوپائے کے کھانے ، پکی اینٹ ، ٹھیکری ، کوئلے ، کانچ گٹی ، اور قابل قدر چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔
(نور الایضاح ص 43)

سوال (07) : وضو کی 8 سنتیں بتائیں؟

جواب : وضو کی 8 سنتیں : ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا ، شروع میں تسمیہ پڑھنا ، مسواک کرنا ، مسواک نہ ہونے پر انگلی دانتوں پر پھیرنا ، تین چلوں سے تین بار کلی کرنا ، تین چلوں سے تین بار ناک صاف کرنا ، داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا کانو کا مسح کرنا۔
(نور الایضاح

ص51)

سوال (08) : وضو کرنا کب فرض ، کب سنت اور کب مستحب ہیں ؟

جواب : مس قرآن اور نماز کے لیے محدث پر وضو کرنا فرض ہے ، خانہ کعبہ کے طواف کے لیے وضو واجب ، نیز طہارت کے ساتھ سونے والا جب جاگے ، وضو پر وضو اور

غیبت، جھوٹ اور ہر گناہ کے بعد وغیرہ صورتوں میں وضو مستحب ہے۔
(نور
الایضاح ص59)

سوال (09) :غسل کرنا کب سنت ہیں اور کب مستحب؟

جواب : نماز جمعہ ، عیدین ، احرام اور عرفہ کے دن بعد زوال حاجی کے لیے غسل کرنا سنت ہے ، جنون جانے کے لیلۃالقدر ، شب براءت ، نماز کسوف ،نماز استسقاء ، طواف زیارۃ وغیرہ کے بعد مستحب ہیں۔ (نور الایضاح ص75)

سوال (10) :تیمم کی 8 شرائط کون کون سی ہیں ؟

جواب: تیمم کی شرائط : نیت ، تیمم کا واضح عذر ہونا ، تیمم کا جنس زمین سے ہونا ، مسح پورے محل پر ہونا ، تمام ہاتھ یا اسکے اکثر سے مسح کرنا ، دو ضرب ہاتھ کے باطن سے ہونا ، منافی تیمم (حیض و نفاس یا حدس) کا منقطع ہونا ، ایسی چیذ جو مسح سے مانع ہو اس کا زائل ہونا جیسے موم ، چربی۔
(نور الایضاح ص71)

سوال (11) :مسح عل الخفین کے جواز کے شرائط لکھی ؟

جواب: اسکی 6 شرائط ہیں :

1۔موزوں کو دونوں پیروں دھلنے کے بعد پہنا ہو اگرچے پورا وضو کرنے سے پہلے

2۔دونوں موزوں نے ٹکھنے کو جھپایا ہوا ہو

3۔ دونوں کو پہن کر چلنا ممکن ہو

4۔پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو

5۔بغیر باندھے ہوے وہ پیروں پر رکا ہوا ہو

6۔پانی کو اندرپہنچنے سے مانع ہو

7۔ پیر کے اگلے حصے کا ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر صحیح و سلامت ہونا۔
(نور الایضاح ص87)

سوال (12) : حیض اور نفاس کی اقل اور اکثر مدت کیا ہیں ؟

جواب: حیض کی اقل مدت تین دن رات اور اکثر مدت دس دن اور نفاس کی اکثر مدت چالیس دن اور اقل مدت کچھ نہیں ہیں۔
(نور الایضاح ص92)

سوال (13) : نجاست کی اقسام مع احکام تحریر کریں؟

جواب: نجاست کی دو اقسام ہیں

نجاست غلیظہ ۔ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر یہ ایک درہم سے زائد کپڑے یا بدن پر لگ -1 جائے تو اسکا پاک کرنا فرض ہوگا

نناست خفیفہ ۔ اسکا حکم یہ ہے کہ اگر بدن یا کپڑے کے چوتھائی سے زیادہ لگ جائے تو اسکا پاک کرنا فرض ہے اور اس

سےکم ہے تو معاف ہے
(نور الایضاح ص99)

سوال (14) : پانچوں نمازوں کے اوقات لکھیں ؟

جواب: وقت فجر ۔ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک

وقت ظہر ۔ زوال شمش سے یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے

وقت عصر ۔ سایہ کے دو مثل ہونے سے غروب شمش تک

وقت مغرب ۔ غروب آفتاب سے شفق کے غائب ہونے تک

وقت عشاء ۔ یہاں سے طلوع صبح صادق تک
(نور الایضاح ص109) **سوال (15)** : وہ اوقات لکھیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے

بعد طلوع فجر طلوع آفتاب تک سوائے دو رکعت نماز سنت کے

عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک

خطیب کے نکلنے کے وقت یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے

اقامت کہی جانے کے وقت مگر فجر کی سنت

نماز عید سے پہلے اگرچہ گھر میں

مزدلفہ و عرفات میں دونوں نمازوں کے جمع کرنے کے درمیان

جبکہ فرض نماز کا وقت تبگ ہو

بول و براز کے مدافعت کے وقت

کھانا حاضر ہونے کہ وقت جبکہ دل اسکی طرف مائل ہو

اور ہر وہ چیز جو دل کو مشغول کر دے اور اس وجہ سے خشوع میں فرق ہو ۔
(نور الایضاح ص115)

سوال (16) : آٹھ واجبات نماز لکھیے ؟

جواب: سورہ فاتحہ پڑھنا ، فرض جی دو رکعت میں کوئی سورت یا تین آیت یا ایک آیت جو تین کے برابر ہو اسے ملانا ، سورہ فاتحہ کا پہلے ہونا ، سجدے میں ناک کا زمین پر لگنا ، تشہد پڑھنا ، لفظ سلام کا ہونا ، تکبیرات عیدین ، تکبیر قنوت وغیرہ ۔

(نور الایضاح ص138)

سوال (17) : نماز کی 8 سنتیں تحریر کریں؟

جواب: تکبیر میں ہاتھو ں کو کانوں تک اٹھانا ، ثناء ، تعوذ ، تسمیہ پٹھنا ، آمین کہنا ، چار انگلیوں کے برابر دونوں پیروں میں فاصلہ ہونا ، تسبیحات رکوع کا تین بار ہونا ، گٹھنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا ، پیٹھ سیدھی بٹھانا وغیرہ (نور الایضاح ص142)

سوال (18) : نماز کے 4 مستحبات تحریر کریں؟.

جواب: حالت قیام میں نظر کا سجدہ گاہ میں ہونا ، رکوع میں قدموں کی طرف ، سجدہ میں ناک کی طرف ، جتنا ہو سکے کھانسی کو دفع کرنا ، جماہی کے وقت منھ کو بند کرنا ، حی علی الفلاِ ح پر کھڑا ہونا ، وغیرہ
(نور الایضاح ص149)

سوال (19) :امامت کے شرائط تحریر کریں؟

جواب: امامت کے شرائط چھہ ہیں :

اسلام ، بالغ ہونا ، عاقل ہونا ، مرد ہونا ، قرائت کا درست ہونا ، معذور شرعی نہ ہونا (نور الایضاح ص155)

سوال (20) : اقتدا کی شرائط تحریر کریں؟

جواب: اسکی 14 شرائط ہیں :

اقتدا کی نیت ہونا ، مقتدی کا تحریمہ امام کے تحریمہ کے ساتھ ملا ہوا ہونا ، امام کی ایڑی کا مقتدی کی ایڑی سے آگے ہونا ، امام کی حالت مقتدی کی حالت سے کمتر نہ ہو ، امام و مقتدی کی نماز ایک ہی ہو ، امام مسافر کا وقت گزر جانے کے بعد چار رکعت والی نماز میں مقیم نہ ہو ، اور نہ مسبوق ہو ، امام و مقتدی کے درمیان عورتوں کی صف نہ ہو ، نہ انکے درمیان ایسی نہر ہو جس میں کشتی گزر جائے نہ ایسا راستہ ہو جس سے گاڑی گزر جائے ، نہ ایسی دیوار ہو جس سے امام کے رکن میں اشتباہ ہو ، امام سوار اور مقتدی پیدل یا اسکا الٹ نہ ہو ، اور نہ یہ کہ امام ایک کشتی میں اور مقتدی دوسری کشتی میں اور اس سے ملی ہوئی بھی نہ ہو ، اور یہ کہ مقتدی اپنے امام کی حالت سے کوئی ایسی چیز نہ جانتا ہو جو اسکے اعتقاد میں مفسد ہو خون نکلنا۔
(نور الایضاح ص157)

سوال (21) : جماعت کا احق کون ہیں ؟

جواب: سب سے پہلے امامت کا مستحق سب سے زیادہ علم والا پھر سب زیادہ قاری ہو ، پھر وہ شخص جو زیادہ خوبصورت ہو ،پھر وہ جو باعتبار نسب زیادہ شریف ہو ، پھر وہ جس کی آواز اچھی ہو ، پھر وہ جس کا کپڑا زیادہ صاف ہو ۔ (نور الایضاح ص162)

سوال (22) : کوئی سے 8 مفسدات تحریر فرمائیں؟

جواب: کلام کرنا ، سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ، عمل کثیر سے ، سینے کا قبلہ سے پھیرنا ، جواب کی نیت سے کوئی آیت پڑھنا ، تیمم والے کا پانی کو دیکھنا ، یا پوری مدت گزر جانا ۔
(نور الایضاح ص172)

سوال (23) : کوئی سے 8 مکروہات نماز لکھیے؟

جواب: کسی واجب یا سنت کو قصدا ترک کرنا ، کپڑے سے کھیلنا ، کنکریوں کو پلٹنا ، انگلیاں چٹکانا ، کسی کی طرف منہ سے متوجہ ہو جانا ، سجدہ میں کلائیوں کو بچھا لینا ، کپڑا سمیٹنا ، اور کپڑا لٹکانا۔

(نور الایضاح ص178)

سوال (24) : نماز تراویح کا کیا حکم ہیں اور اس کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: نماز تراویح سنت مؤکد علی الکفایہ ہیں ، اور اسکا وقت عشاء کی نمازکے بعد سے صبح صادق تک ہیں ۔

(نور الایضاح ص215)

سوال (25) : شرعی مسافر ہونے کے لیے کتنی مسافت ہونا ضروری ہے نیز نماز مسافر کا کیا حکم ہے؟

جواب: سفر کی مسافت تین دین کی راہ ہے یعنی 92 کلومیٹر ہے ، اسکا حکم یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرے یعنی دو رکعت پڑھے۔

(نور الایضاح ص219)

سوال (26) : سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے نیز اسکا طریقہ بھی بیان فرمائیں؟

جواب: سجدہ سہو سہوا کوئی واجب چھوٹ جائے تو واجب ہو جاتا ہے

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد پڑھکر ایک سلام پھیرے پھر تشہد وغیرہ پڑھکر سلام پگیر دے۔

(نور الایضاح ص251)

سوال (27) : مجلس بدلنے کے تین صورتیں لکھیں؟

جواب: مجلس سے منتقل ہو جانے سے ، ایک ڈال سے دوسری پر جانے سے ، نہر میں تیرنے سے ،یا کسی بڑے حوض میں تیرنے سے ۔

(نور الایضاح ص257)

سوال (28) : جمعہ کے وجوب کی شرائط تحریر کریں؟

جواب:اسکی سات شرائط ہیں : مرد ہونا ، آزاد ہونا ، مقیم ہونا ، ظالم سے امن میں ہونا ، اکھیارا ہونا ، پیرو کا سلامت ہونا ، تندرست ہونا ۔
(نور الایضاح ص262)

سوال (29) : نماز جنازہ کے ارکان و شرائط کیا کیا ہے؟

جو اب: نماز جنازہ کے دو ارکان ہیں : تکبیرات اور قیام اور 6 شرائط ہیں : میت کا مسلمان ہونا ، اسکا پاک ہونا ، میت کا حاضر و سامنے ہونا ، میت کا زمین پر ہونا ، نمازی کا سوار نہ ہونا ۔ (نور الایضاح ص293)

سوال (30) : صوم کی تعریف تحریر کریں؟

جو اب: صوم کا معنی ہے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے ، پینے اور جماع سے رکنا۔ (نور الایضاح ص315)

سوال (01) : صاحب مراح الارواح کا نام بتائیں؟

جو اب: صاحب مراح الارواح کا نام شیخ احمد بن علی مسعود علیہ الرحمہ ہیں ۔

سوال (02) :صرف ام العلوم اور نحو کو اب العلوم کیوں کہتے ہیں؟

جو اب: علم صرف کو ام العلوم اس لیے کہتے ہے کیونکہ جس طرح ماں سبب ہوتی ہیں ولادت کا اسی طرغ علم صرف سبب ہوتا ہے کلمات کی ولادت کا یا پیدا ہونے کا ، اور نحو کو ابو العلوم اسلیے کہتے ہے کیونکہ جس طرح باپ اولاد کی اصلاح کا سبب ہوتا ہے اسی طرح علم نحو الفاظ کی اصلاح کا سبب ہوتا ہیں ۔

(مراح الارواح ص 3 حاشیہ)

سوال (03) : صرفی حضرات اوزان کی معرفت کے لیے کن ابواب کی طرف محتاج ہیں؟

جو اب: سات ابواب کی طرف محتاج ہوتے ہیں : صحٰح ، مضاعف ، مہموز ، مثال ، اجوف ، ناقص اور لفیف۔

(شفیق المصباح ص 8)

سوال (04) :مصدر سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں نیز اسکو مصدر کہنے کی وجہ بتائیں؟

جو اب: مصدر سے 9 چیزیں نکلتی ہیں : ماضی ، مضارع ، امر ، نہی ، اسم فاعل ، اسم مفعول ، اسم مکان ،اسم زمان ، اسم آلہ ۔

(شفیق المصباح ص
12)

سوال (05) : وزن کے لیے فا ، ع اور لام ہی کو کیوں خاص کیا گیا؟

جو اب: وزن کے لیے فاء ، عین اور لام کو اس لیے خاص کیا گیا ہے کہ بعض حروف کا مخرج ہونٹ ہے اور بعض کا وسط اور بعض کا حلق پس فاء حروف شنویہ میں سےلے لیا گیا اور عین حروف حلقیہ میں سے اور لام حروف وسطیہ میں سے تا کہ وزن میں تینوں مخزرج کے حروف جمع ہو جائیں۔ (شفیق المصباح ص 12)

سوال (06) : فعل یا مصدر کے اصل ہونے میں بصریین اور کوفیین کے درمیان کیا اختلاف ہے؟

جو اب: بصریوں کے نزدیک مشتق ہونے میں مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے۔ اس لیے کہ مصدر کا معنی ایک ہوتا ہے اور فعل کا معنی، معني حدوثی اور زمانہ پر دلالت کرنے کی وجہ سے متعدد ہو تا ہے۔ اور واحد متعدد سے پہلے ہوتا ہے اور جو پہلےہو وہی تو اصل ہوتا ہےفعل کے مفہوم تین ہوتے ہیں (1) حدوپی معنی (۴) زمانہ (۳)نسبت فاعلی۔ جبکہ مصدر کا مفہوم ایک ہوتا ہے اور وہ حدث ہے۔ اور مصدر اس لیے بھی اصل ہو گا کہ مصدر اسم ہے اور اسم فعل سے بے نیازہوتا ہے، جب کہ فعل اپنے وجود میں مصدر کا محتاج ہوتا ہے۔ اور مصدر کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے مذکورہ کئی اشیاء صادر ہوتی ہیں اور انہیں میں سے فعل بھی ہے۔

اور کوفیین کے نزدیک فعل اصل ہیں مصدر فرع ، اس لیے کہ اس لیے کہ مصدر کی تعلیل کا دارو مدار فعل کی تعلیل پر وجود و عدماموقوف ہوتا ہے۔ وجودا سے مراد یہ ہے کہ اگر فعل میں تعلیل ہوئی ہے تو لا محالہ مصدر میں بھی تعلیل ہوگی۔ جیسے یعد اور قام ، ان دونوں فعلوں میں تعلیل ہوتی ہے تو ان کے مصدر عدۃ اور قیام میں بھی تعلیل ہوئی ہے۔

اور عدما سے مراد یہ ہے کہ اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوئی ہے تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہو گی۔ جیسے یؤجل اور قاوم ان دونوں فعلوں میں تعلیل نہیں ہوئی ہے تو ان کےمصدر وجل اور قوام میں بھی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

مصدر کے ذریہ فعل کی تاکید لائی جاتی ہے جیسے ضربت ضربا جو ضربت ضربت کی منزل میں ہے ، پس فعل مؤکّد او ر مصدر مؤکِد ، اور مؤکد مؤکِد سےاصل ہوتا ہے ، ثابت ہوا کہ فعل اصل ہے مصدر فرع۔

اور مصدر کہنے کی وجہ مصدور عن الفعل ہے ، یعنی فعل سے صادر ہونے کی وجہ سے نہ کہ جس سے فعل صادر ہو ، جیسے مشرب ، مشروب کے معنی میں۔۔
(شفیق المصباح ص
(18

سوال (07) : اشتقاق کی تعریف لکھیں نیز اسکی اقسام بتائیں؟

جو اب: دو متغائر لفظوں کے در میان لفظ اور معنی میں جو مناسبت ہوتی ہے

اسی مناسبت کو اشتقاق کہتے ہیں۔ اسکی تین اقسام ہیں :

(1)اشتقاق صغیر : اگر ولفظوں کے در میان حروف اور ترتیب میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق صغیر ہے، جیسے الضرب سے ضرب۔

اشتقاق کبیر : اگر دو لفظوں کے درمیان صرف لفظ یعنی حروف میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق کبیر ہیں جیسے الجذب سے جبذ ۔

اشتقاق اکبر: اگر دو متغائر لفظوں کے در میان مخرج میں مناسبت پائی جائے تو وہ اشتقاق اکبر ہے ، جیسے النهق سے نعق۔

(مراح الارواح ص11)

سوال (08) : ثلاثی مصدر کے 8 اوزان بتائیں؟

جو اب: جواب ثلاثی مجرد کے اوزان :

فَعْلٌ ، فِعْلٌ ، فُعْلٌ ، فَعْلَةٌ ، فِعْلَةٌ ، فُعْلَةٌ ، فَعْلٰی ، فِعْلٰی ، فُعْلٰی ، فَعَلٌ۔
(مراح الارواح ص15)

سوال (09) : مصدر سے کون کون سے افعال بنتے ہیں نیز دوائم الابواب کون کون سے ہیں؟

جو اب: ثلاثی مجرد کے اوزان:

ضرب یضرب ، نصر ینصر ، عَلِمَ یعلِم اور انہیں دوائم الابواب کہتے ہیں کیونکہ انمیں ماضی مضارع کے اندر حرکات مختلف ہوتے ہے

فتح یفتح ، کرم یکرم ، حسب یحسب۔

(مراح الارواح ص20)

سوال (10) : ماضی مبنی کیوں ہیں نیز اسکو حرکت وہ بھی فتحہ ہی سے خاص کیوں کیا گیا؟

جو اب: ماضی کا مبنی ہونا اس لیئے ہے کہ اس میں موجب اعراب نہیں پائے جاتے ہیں، اور موجب اعراب وہ ہے جن کی وجہ سے اعراب آتے ہیں، اور وہ تین ہیں۔ (۱) فاعلیت (۲) مفعولیت (۳) اضافت۔ اور یہ تینوں فعل ماضی میں نہیں پائے جاتے کیونکہ ماضی فعل

ہے اور فعل میں یہ صفات نہیں ہوتیں۔اور اسکو حرکت پر مبنی کیا گیا نکرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم سے مشابہت ہونے کی وجہ سے ، نیز فتحہ سے اس لیے خاص کیا گیا کیونکہ یہ سکون کا بھائی ہیں کیونکہ وہ الف کا جز ہیں --

(مراح الارواح ص27)

سوال (11) : فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے ؟

جو اب: کیونکہ فعل مضارع اسم فاعل کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتا ہے اور اس سے مشابہت کی تمام شرائط اسمیں موجود ہے یعنی حرکات و سکنات میں اسم فاعل کے ہم وزن ہونا ، حال و استقبال کے درمیان شائع ہونا ، لام ، سین ، سوف کے زریعے خاص ہونا ، فاعل کو رفع و مفعول کو نصب دینا ۔

(شفیق المصباح ص 40)

سوال (12) : فعل امر کو سکون پر مبنی کیوں کیا گیا؟

جو اب:کیونکہ فعل امر کی اسم فاعل کے ساتھ مشابہت تامہ نہیں پائی جاتی صرف لفظ میں ہوتی ہے (شفیق المصباح ص 41)

سوال (13) : ماضی کے آخر میں تثنیہ و جمع کی صورت میں الف اور واو اور نون کیوں بڑھایا جستا ہے ؟

جو اب:اسلیے تاکہ ھما ، ھموا ، ھن پر دلالت کرے۔

(شفیق المصباح ص 42)

سوال (14) : ضربوا میں لام کلمہ کو ضمہ کیوں دیا گیا بخلاف رموا کے؟

جو اب: یہ واو جمع کی وجہ سے دیا گیا کیونکہ واو اپن ما قبل ضمہ چاہتا ہے، اور رموا میں میم واو کا ما قبل نہیں ہے

(مراح الارواح ص29)

سوال (15) : ضربوا میں الف کیوں بڑھایا گیا ؟

جو اب: تاکہ واو عطف و واو جمع میں فر ق ہو جائے۔
(مراح الارو اح ص29)

سوال (16) : ضربت میں تا کو علامت مؤنث کیوں بنایا گیا ؟

جو اب: کیونکہ تا مخرج ثانی (وسط فم) سے ہے اور مؤنآث بھی تخلیق میں ثانی ہے ۔
(مراح الارو ا ح ص30)

سوال (17) : ضربتُ و ضربن وغیرہ میں با کو ساکن کیوں کیا گیا بخلاف ضربَت کے؟

جو اب: تاکہ ایک کلمہ میں پے در پے چار حرکات لازم نہ آئے اس میں جو ایک کلمہ کی طرح ہے۔ (مراح الارو ا ح ص30)

سوال (18) : ضربن میں تائے مؤنث کیوں حزف کیا گیا بخلاف جبلیات کے؟

جو اب:تاکہ دو علامات تانیث نہ جمع ہو جائے۔
(مراح الار واح ص32)

سوال (19) : مخاطب و مخاطبہ میں تثنیہ کا صیغہ برابر کیوں ہے؟

جو اب: مکیونکہ یہ قلت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ، اور اسلیے بھی کہ صیغوں میں ایجاز یا اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔
(شفیق
المصباح ص 53)

سوال (20) : ضربتما میں میم ہی کو کیوں بڑھایا گیا ؟

جو اب:کیونکہ اس میں انتما پوشیدہ ہے اور اس میں بھی میم ہے تو اسی مناسبت کی وجہ سے میم کو خاص کیا گیا ہے ۔
(شفیق
المصباح ص 55)

سوال (21) : ضربتم ، ضربتما ، ضربتن میں تا کو ضمہ کیوں دیا گیا ؟

جو اب: اس لیے کیونکہ 'تا' فاعل کی ضمیر ہے اور ضمہ تمام حرکات میں سب ست قوی ہوتا ہے اور فاعل بھی کلام میں سب سے قوی ہوتا ہے ، اسی مشابہت کی بنا پر۔

(شفیق المصباح ص 56)

سوال (22) : ضربتم کی اصل کیا تھی نیز ضربتموا کی واو کو کیوں حزف کیا گیا اور میم اسم کی منزل میں کیوں ہے ؟

جو اب:ضربتم کی اصل ضربتموا تھی اور اس میں واو اس لیے حزف کیا کیونکہ یہاں میم اسم کی منزل میں ہے اور اسم میں آخر واو ما قبل مضموم نہیں آتا سوائے ھو کے ، اور میم اسم کی منزل میں اس لیے ہے کہ وہ اسم کا جزء ہے اور اس کے زریعے لفظ اسم بنتا ہے جیسے یخرج سے مخرج۔ (شفیق المصباح ص 59)

سوال (23) :ضربتن میں نون مشدد کیوں لایا گیا ؟

جو اب: ضربتن کی اصل ضربتمن ہے ، پس قریب المخرج ہونے کی وجہ سے میم کو نون سے بدل دیا پھر دونوں کا ادغام کر دیا۔

(شفیق المصباح ص 61)

سوال (24) :ضربتُ میں تا کو کیوں بڑھایا گیا اور ضربنا میں نا کو ؟

جو اب: ضربتُ میں تا کا اضافہ اس لیے کیا کیونکہ اس کے تحت انا ہے اور انا میں سے کوئی بھی حرف لیا جائے تو التباس ہوتا ہے تو اسکی اخوات میں بھی تا ہونے کی وجہ سے اسے اختیار کیا گیا۔ (مراح الارو اح ص35)

سوال (25) :ضمیر مجرور کیوں نہیں آتی ؟

جو اب: کیونکہ مجرور منفصل میں حرف جار اسم مجرور سے مؤخر ہو جائے گا اور یہ خلاف قاعدہ ہے ۔ (شفیق المصباح ص64)

سوال (25) :جمع مزکر کی ضمیر ھم ضمیر کیوں آئی قیاس کے مطابق تو ھووا ہونا چاہیے تھا ؟

جو اب:اس لیے کہ دو واو کا اجتماع ناجائز ہے کیونکہ واو اثقل الحوف ہے اور ھوو میں واو پر ضمہ بھی ہے جو اثقل الحرکات ہے تو اس ثقل کی وجہ سے واو کو میم سے بدل

دیا گیا ۔ (شفیق
المصباح ص67)

سوال (25) :ھو ضمیر کی واو کب حزف ہوتی ہیں ؟

جو اب: جب یہ کسی اسم کے ساتھ مضاف الیہ بن کر واقع ہوئی ہو :غلامہ ، جب فعل متصل کا مفعول بہ واقع ہو رہی ہو : ضَرَبَہ ، جب حرف جر کو مجرور واقع ہو : لَہ ۔

(شفیق المصباح ص70)

سوال (25) :ضمیر مرفوع متصل کتنی جگہوں اور کون کون سے صیغوں میں ہوتی ہیں ؟

جو اب:ضمیر مرفوع متصل پانچ جگہوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ (۱) واحد مذکر غائب کے صیغہ میں چاہے ماضی ہو یا مضارع ہو، امر ہو یا نہیں ہو، جیسے ضرب ،یضرب (۲) واحد مؤنث غائب کے صیغہ میں چاہے ماضی ہو یا مضارع ہو، امرہو یا نہی ہو، جیسے ضربت ، تضرب لتضرب ، لاتضرب (۳) مضارع اور امر اور نہی کے واحد مذکر حاضر کے صیغہ میں، جیسے تضرب اضرب لا تضرب۔ (۳) فعل مضارع کے واحدمتکلم اور جمع متکلم کے صیغوں میں جیسے اضرب نضرب۔ (۵) صفت کے تمام صیغوں میں اب وہ صفت چاہے اسم فاعل ہو یا اسم مفعول ہو، جیسے ضارب ، مضروب۔

(شفیق المصباح ص75)

سوال (26) :تضربین میں علماء صرف کا اختلاف تحریر کریں؟

جو اب: تضربین میں ضمیر مستتر ہے یا بارز اس میں علمائے صرف کا اختلاف ہے۔ (۱) اخفش نحوی کے نزدیک تضربین کا فاعل ضمیر مستتر ہے اور یاء علامت خطاب ہے۔ (۲) جب کہ سیبویہ نحوی اور عام صرفیوں کے نزدیک یاء ضمیر بارز فاعل کے لئے ہےاور یہی قول معتبر ہے۔ (شفیق
المصباح ص75)

سوال (27) : تضربین میں ی کو کیوں بڑھایا گیا ؟

جو اب:چونکہ قرآن پاک میں واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز فاعل کے لئے یاء آتی ہے جیسے ھذی امۃ اللہ، پس قرآن عظیم کی پیروی کرتے ہوئے یاء کا انتخاب کر لیا گیا۔
(شفیق المصباح ص75)

سوال (28) : ضمیر مرفوع کے علاوہ منصوب و مجور کی ضمیر پوشیدہ کیوں نہیں ہوتی ؟

جو اب: ضمیر صرف مرفوع کی ہی مستتر ہوتی ہے، منصوب و مجرور کی نہیں ہوتی کیونکہ ضمیر مرفوع فعل کے جزء کی منزل میں ہے جبکہ ضمیر منصوب و مجرور فعل کےجزء میں سے نہیں ۔ بلکہ فضلہ میں سے ہے اور ضمیر مرفوع فعل کا فاعل بنتی ہے اور فاعل فعل کے لئے لازم ہو تا ہے۔
(شفیق المصباح ص78)

سوال (29) : واحد غائب و حاضر کے صیغوں میں ہی کیوں پوشیدہ ہوتی ہے , تثنیہ وغیرہ میں کیوں نہیں ؟

جو اب: ضمیر بارز لانا ثقیل ہے اور ضمیر مستتر لانا خفیف ہے ، اور واحد کا صیغہ تثنیہ اور جمع سے پہلے آتا ہے لہزا ہو تخفیف کے زیادہ لائق ہوا ، اس لیے اس میں ضمیر مستتر رکھا گیا بر خلاف تژنیہ و جمع کے۔
(شفیق المصباح ص78)

سوال (30) : کن کن صیغوں میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے ؟

جو اب: فعل امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر ، فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر و واحد و جمع متکلم میں ضمیر کا مستتر ہونا واجب ہے۔

(شفیق المصباح ص81)

سوال (31) :فعل مضارع کو فعل مستقبل کیوں کہتے ہیں نیز مضارع کو مضارع کہنے کی وجہ بھی بتائیں؟

جو اب: اس کے معنی میں استقبال کا معنی پائے جانے کی وجہ سے اسے مستقبل کہتے ہیں، اور مضارع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے ایک ہی پستان سے دودھ پینے والے مضارع کہلاتے ہیں، گویا اس میں

اشتراک کا معنی پایا جاتا ہے۔
(شفیق المصباح ص83)

سوال (32) :فعل مضارع کن کن چیزوں میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے مضارع میں حروف اتین کیوں داخل کیے گیے اور شروع ہی میں کیوں؟

جو اب:وہ چھ چیزیں ہیں۔

(1)حروف کی تعداد میں (2) حرکات و سکانات میں(3) نکرہ کی صفت واقع ہونے میں(4) لام ابتداء کے داخل ہونے میں(5) جس طرح اسم جنس لام عہد سے خاص ہو جاتا ہے ایسے ہی فعل مضارع کبھی سین اور سوف سے خاص ہو جاتا ہے (6) جس طرح لفظ عین مختلف معنی مثلا سونا، آنکھ چشمہ میں مشترک ہے اسی طرح فعل مضارع کبھی زمانہ حال اور مستقبل میں مشترک ہے۔
(شفیق المصباح ص83)

سوال (33) : حروف اتین کیوں داخل کیے گئے اور اول ہی میں ہی کیوں ؟

جو اب:حروف اتین کو داخل کیا تاکہ وہ مستقبل بن جائیں ، شروع میں اس لیے داخل کیے گئے کیونکہ آخر میں داخل کرنے کی صورت میں ماضی سے ملتبس ہو جاتا ہے۔
(مراح الارواح
ص50)

سوال (34) : واحد متکلم میں ہمزہ کو اور مخاطب میں واو کو کیوں خاص کیا گیا ؟

جو اب: اس لئے کہ ہمزہ کا مخزرج اقصائے حلق ہے اور مخارج کی ابتداء اقصائے حلق سے ہی ہوتی ہے، جبکہ گفتگو کا آغاز بھی متکلم سے ہوتا ہے، لہذا واحد متکلم کے لئے کیونکہ واؤ کا مخرج شفتین یعنی یہی مناسب تھا اور مخاطب کے لیے واو کو خاص کیا گیا دونوں ہونٹھ ہیں اور شفتین پر مخارج کی انتہاء ہو جاتی ہے، اور مخاطب وہ ہے جس پر گفتگو کی انتہاء ہو جاتی ہے، پس مناسبت کی بناء پر انتہاء کو انتہاء دیا گیا یمنی مخاطب کو واؤ دیا گیا۔ (شفیق المصباح ص87)

سوال (35) : 'یاء' کو غائب اور' نون' کومتکلم کے لیے کیوں خاص کیا گیا؟

جو اب: اس لئے کہ یاء کا مخرج وسط دہن ہے اور غائب بھی مخاطب اور متکلم کے گفتگو کے وسط (یعنی) میں ہوتا ہے، پس مناسبت کی وجہ سے وسط کو وسط دیا گیا۔اور

جمع متکلم میں نون کو خاص کیا گیا کیونکہ حروف علت میں سے کوئی حرف اس صیغہ کو وضع کرتے وقت باقی نہ رہا کہ یاء غائب کو، واو مخاطب کو، اور الف واحد متکلم کو پس اب اس حرف کا اضافہ کیا گیا جو حروف علت کے قریب ہے اور وہ نون ہے کہ یہ خیشوم کی ہوا سے نکلنے میں حروف علت کے قریب ہے۔

(شفیق

المصباح ص88-89)

سوال (36) : حروف اتین کو معروف میں فتحہ اور مجہول میں ضمہ سے کیوں خاص کیا گیا؟

جو اب: علامات مضارع کو معروف میں فتحہ دیا کیونکہ فتحہ اخف الحرکات میں سے ہے۔ اور یہ کہ مجہول کے مقابلہ میں معروف کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اور کثرت استعمال خفت کا تقاضا کرتا ہے اور مجہول میں ضمیہ اس لئے دیا گیا کہ ضمہ فتحہ کی فرع ہے اور مجہول بھی معروف کی فرع ہے، لہذا اصل کو اصل حرکت اور فرع کو فرع والی حرکت مناسبت کی بناء پر دی گئی ہے۔

(شفیق المصباح ص90)

سوال (37) :فعل مضارع میں فا کلمہ کو ہی کیوں ساکن کیا گیا ؟

جو اب: اگر فاء کلمہ کو حرکت دیتے تو چار کلمات کا پے در پے آنا لازم آتا جو کہ نا پسندہے۔ (شفیق المصباح ص96)

سوال (38) :مخاطب حاضر و مؤنث غائب کا صیغہ ایک ہی کیوں ہے؟

جو اب: اسلیے کیونکہ یہ دونوں صیغے فعل ماضی میں بھی شکلا ایک جیسے البتہ فعل میضی میں واحد مؤنث غائب کی تاء ساکن ہے اور فعل مضارع میں واحد مؤنث غائب کی تاء ساکن ہے اور فعل مضارع میں واحد مؤنث غائب کی تاء ساکن نہیں ، ورنہ ابتداء بالسکون لازم آتا۔

(شفیق المصباح ص97)

سوال (39) :تثنیہ و جمع غائب و حاضر میں نون اعرابی کیوں بڑھایا گیا؟

جو اب:ان صیغوں میں آنے والا نون علامت رفع ہے ، ورنہ تو انکی حالت رفعی و نصبی و جری کی معرفت نہیں پاتی اس لیے اسکو داخل کیا گیا ۔

(شفیق المصباح
ص99)

سوال (40) :امر کی تعریف لکھیں نیز یہ بتائیں کہ یہ مضارع سے کیوں بنا ہے ؟

جو اب:فعل امر ایسا فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے مثلا إضرب (تو مار) اور یہ ماضی سے اسلیے بنتا ہے کہ کہ امر و فعل مضارع کے درمیان استقبال کے اعتبار سے مشابہت ہوتی ہے۔ (شفیق المصباح ص103)

سوال (41) :فعل امر غائب میں لام کو کیوں بڑھایا گیا نیز لام ہی کو کیوں خاص کیا اور اسے کسرہ کیوں دیا گیا؟

جو اب:اسلیے کہ اگر الف لاتے تو ابتداء بالسکون لازم آتا اور واو یا یاءلاتے تو بعض صورت میں دو حرف علت کا اجتماع لازم آتا یعنی دو حرف علت کا اجتماع لازم آتا یعنی امر غائب معروف وغیرہ میں کہ ایک علامت مضارع دوسرا علامت امر ہے پس دونوں حرف علت جمع ہونا ثقیل ہے ۔
(شفیق المصباح ص105)

سوال (42) : امر حاضر میں حروف استقبال کیوں حزف کیے گیے ؟

جو اب: اس لیے کیونکہ اگر علامت مضارع کو حزف نہ کرتے تو ان صیغوں کے شروع میں لام امر کا اضافہ کرنا واجب ہوتا تاکہ فعل امر فعل مضارع سے ملتبس نہ ہو ، اورجب لام امر کا اضافہ کرتے تو بعض صورتوں میں امر حاضر کا اضافہ کرتے تو بعض صورتوں میں امر حاضرامر غائب سے ملتبس ہو جاتا ، تو مخاطب کے صیغوں سے علامت مضارع کو حزف کرنا اولی ہے اور یہ کہ کثرت استعمال خفت کا تقاضا کرتا ہے تو تخفیف کے لیے یہ کیا گیا ۔ (شفیق المصباح
ص106)

سوال (43) : امر میں ہمزہ ہی کو کیوں خاص کیا گیا نیز اسے کبھی کسرہ کبھی ضنہ کیوں دیا جاتا ہے؟

جو اب: کیونکہ ہمزہ ابتداء کرنے کے لحاظ سے قوی حرف ہے اور قوی حرف سے ابتداء کرنا اولی ہے ، اور اسلیے بھی کہ یہ مبتداء مخارج سے ہے ۔ اور کسرہ دیا کیونکہ جب شروع میں ہمزہ ساکنہ کی زیادتی کی گئی تو الساکن اذا حرک ، حرک بالکسر کے تحت آ گیا اور یہ کہ ہمزہ وصل میں اصل کسرہ ہے ، نیز ضمہ دیا گیا کہ اگر نہ دیتے تو

کسرہ سے ضمہ کی طرف خروج لازم آتا جو کہ ثقل کا سبب ہے تو ضمہ دیکر ثقل سے بچا گیا۔
(شفیق المصباح ص108)

سوال (44) : باب افعال کے امر کو فتحہ کیوں دیا گیا ؟

جو اب: اسلیے کہ وہ ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے ، کہ ی امر ک ا ہمزہ نہیں بلکہ ماضی کا ہے جو مضارع کے صیغوں میں حزف کر دیا جاتا ہے۔
(شفیق المصباح ص110)

سوال (45) : امر غائب کے صیغے میںآخری لفظ کو جزم کیوں دیا گیا ؟

جو اب: اسلیے کہ لام امر معنی کو مستقبل میں لے جانے کی وجہ سے کلمہ شرط کے مشابہ ہے لہزا لام امر نے وہی عمل کیا جو کلمہ شرط کرتا ہے ۔
(شفیق المصباح ص113)

سوال (46) : امر حاضرکے صیغے میں لام امر کیوں نہیں آتا ؟

جو اب: کوفیین حضرات امر کے ساتھ لام استعمال کرتے ہیں کیونکہ اضرب کی اصل لتضرب ہے ، اور جمہور صرفیین کے یہاں بھی اصل یہیں تھی پھر کثرت استعمال کی وجہ سے لام امر کو حزف کیا گیا تو تضرب ہو گیا ، اور امر و مضارع میں فرق کے لیے علامت مضارع کو حزف کرکے ہمزہ لایا گیا تو اضرب ہو گیا ۔
(شفیق المصباح ص114)

سوال (47) :فعل امر مبنی اور مضارع معرب کیوں ہے ؟

جو اب: اسلیے کہ معرب کو اسم فاعل کے ساتھ مشابہت تامہ حاصل ہے بخلاف امر کے ، کہ علامت مضارع کے حزف ہونے سے مشابہت تامہ باقی نہیں رہتی ۔
(شفیق
المصباح ص115)

سوال (48) :جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغے میں الف فاصل کیوں لاتے ہیں؟

جو اب: جمع مؤنث غائب و حاضر کے صیغے میں الف فاصل اس لئے لاتے ہیں تا کہ تین نون جمع نہ ہو جائیں کیونکہ تین نون کا ابتاع شقتل کا باعث ہے، پس نون جمع مؤنث غائب اور نون قبیلہ کے در میان الف فاصل لا کر اس نقل کو دور کرتے ہیں۔

(شفیق المصباح ص119)

سوال (49) : اسم فاعل میں اضافہ کے لیے الف کا اضافہ کیوں کیا گیا اور الف ہی کی تخصیص کیوں کی گئی ؟

جو اب: اگر اضافہ نہ کرتے تو اسم فاعل فعل ماضی سے ملتبس ہو جائے اور الف کو خفت کی وجہ سے خاص کیا گیا ۔

(شفیق المصباح ص129)

سوال (50) : مضاعف کی تعریف کیا ہے نیز اس کو اصم کیوں کہتے ہیں؟

جو اب: مضاف وہ کلمہ ہے جس میں دو حروف اصلیہ ایک جنس کے ہوں ، مضاعف کو اصم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اصم بہر ے کو کہتےہیں اور بہرے کو کوئی بات سنانے کے لئے شدت و جہر کی ضرورت پڑتی ہے، اور مضاعف میں ادغام ہوتا ہے اور ادغام کی بناء پر اس کے پڑھنے میں شدت اور قدرے جہر پایا جاتا ہے لہذا شدت و جبر کی بناء پر مضاعف کو اصم بھی کہتے ہیں۔
(شفیق المصباح ص156)

سوال (51) : مثال کو مثال کیوں کہتے ہیں؟

جو اب: چونکہ معتل الفاء کی ماضی صحیح کے ماضی کے مثل ہوتی ہے یعنی اس میں تعلیل نہیں ہوتی ہیں اسی مماثلت کی وجہ سے اسے مثال کہتے ہیں۔
(شفیق المصباح ص211)